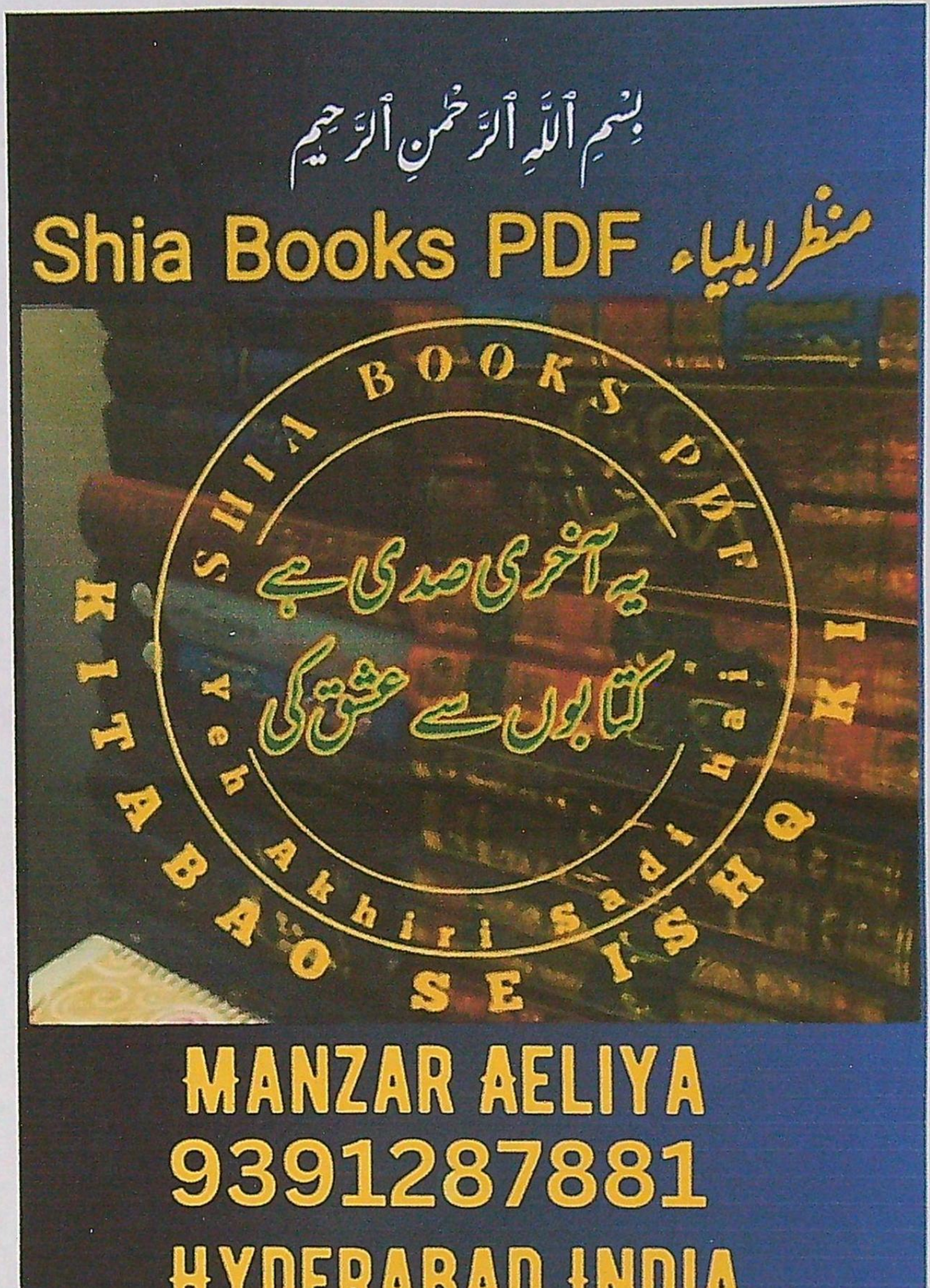
بسم الله الرحمن الرحیم
Shia Books PDF منظر ایلیاء
SHIA BOOKS PDF
یہ آخری صدی ہے
کتابوں سے عشق کی
Yeh Akhiri Sadi ha!
KITABAO SE ISHQ KI
MANZAR AELIYA
9391287881
HYDERABAD INDIA

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علمی مراکز اور برصغیر میں شیعہ علم رجال و حدیث کا مستقبل

اوپن بک

نتیجہ فکر

گروہ رجال و حدیث

علماء و فضلاء پاکستان، اصفہان، قم، نجف

علمی مراکز اور برصغیر میں شیعہ علم رجال و حدیث کا روشن مستقبل

اوپن بک

گروہ رجال و حدیث

علماء وفضلاء نجف، قم، اصفہان، پاکستان

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔

عنوان اصلی............ علمی مراکز اور بر صغیر میں شیعہ علم رجال و حدیث کا روشن مستقبل

موضوع تحقیق............... شیعہ علم رجال و حدیث

سطح علمی.................................... تحقیقی و بنیادی

روش علمی.................................... تحلیلی و توصیفی

تالیف............ گروہ رجال و حدیث ؛علماء و فضلاء اصفہان، پاکستان، قم، نجف

سال.. ۲۰۱۹

قیمت.. ۳۰۰

تقدیم واہداء

انبیاء کرام واولیاء عظام اور تمام علما و محققین کے نام جن کی مسلسل کوشش اور جد و جہد سے پیغام الٰہی انسانیت کی ہدایت کیلئے ہر قسم کی تحریف اور تبدیلی سے پاک و پاکیزہ شکل میں موجود رہا۔

اور آئندہ بشریت کیلئے یہ شمع علم و دانش جلتی رہے گی۔

فہرست مطالب

فہرست مطالب ۵
مقدمہ ۱۳
۱۔ شیعہ علمی مراکز قم اور نجف میں علم رجال و حدیث کا مستقبل ۱۴
درایہ النور مرکز تحقیقات قم ۱۴
اسناد صدوق مرکز تحقیقات قم ۱۵
رجال شیعہ مرکز تحقیقات قم ۱۵
۲۔ بر صغیر میں علم رجال و حدیث کا مستقبل ۱۶
۲۔ آزاد علمی بحثوں میں صبر و تحمل کی اہمیت ۱۷
۳۔ سوالات پر تبصرہ کی بجائے اس کا علمی جواب تلاش کرنے کی کوشش ۱۷
۵۔ علوم میں مہارت اور نظریاتی بنیادوں کی استواری لازم ہے۔ ۱۷
۶۔ منفی رویوں اور گروہ بندیوں سے بالاتر ۱۸
۷۔ تداخل علوم و فنون کا نظریہ ۱۹
۸۔ شیعہ علم رجال کی کتابوں کی روشیں ۲۰
۳۔ بر صغیر میں علم رجال کی تحقیقات و خدمات ۲۴
۱-۳۔ معرفۃ اخبار الرجال، ابو عمر و کشی ۲۵
۲-۳۔ رجال نجاشی، ابوالعباس احمد بن علی ۲۵
۳-۳۔ فہرست شیخ طوسی ۲۵

۴-۳۔ نضد الرجال، ترتیب ایضاح الاشتباہ فی اسماء الرواۃ ٢٦
۵-۳۔ فہرست ابن ندیم ٢٦
٦-۳۔ مجالس المومنین شہید ثالث ٢٦
٧-٢٦-۳۔ دیگر کتب رجال شیعہ ہند کا تذکرہ ٢٨
برصغیر پاک وہند کے شیعہ علماء وفضلاء رجال وحدیث ٣٠
باب آ ٣٢
آغا مہدی لکھنوی ٣٢
علامہ آفتاب حسین جوادی ٣٢
علامہ آصف محسنی ٣٢
باب ا ٣۴
علامہ ابوالقاسم حائری ٣۴
علامہ اخلاق حسین شیرازی ٣۴
علامہ اصغر سیفی ٣۵
الطاف حسین کلاچی ٣۵
مفتی امجد عباس ٣۵
اصدق علی نقوی ٣۵
افتخار حسین اعوان مرحوم ٣۵
علامہ شیخ انور نجفی ٣٦
انتصار حسین اعوان ٣٦
علامہ افتخار حسین نقوی ٣٦
باب ب ٣٧

علامہ سید باقر ہندی ۳۷

علامہ حافظ بشیر حسین نجفی ۳۷

باب ت ۳۸

تقی ہاشمی نجفی ۳۸

علامہ تقی نقوی ملتان ۳۸

باب ج ۳۹

(علامہ مفتی) جعفر حسین ۳۹

سید جعفر عباس ۳۹

جاوید شاہ نقوی ۴۰

جلالی خاندان ۴۰

جامعۃ الکوثر اسلام آباد ۴۱

جامعۃ المنتظر لاہور ۴۳

دیگر مراکز علمی اور مدارس رجالی و حدیثی ۴۳

باب ح ۴۴

سید حامد حسین لکھنوی ۴۴

شیخ حسن نقوی قمی ۴۴

حیدار نجفی ۴۴

علامہ رضی جعفر نقوی ۴۴

علامہ حسین بخش جاڑا ۴۵

سید حسین بن غفرا آب ۴۵

باب د ۴۶

سید دلدار علی لکھنوی ۴۶
باب ذ ۴۷
سید ذیشان حیدر جوادی ۴۷
باب ر ۴۸
(علامہ حافظ) ریاض حسین نقوی ۴۸
باب ز ۴۹
سید زائر عباس ۴۹
باب س ۵۰
سبط حسین مجتہد لکھنوی ۵۰
سجاد حسین بارہوی ۵۰
سخاوت حسین سندرالوی ۵۰
حافظ سیف اللہ مرحوم ۵۰
سید سفیر عباس نجفی ۵۱
ساجد رضا رانا ۵۱
باب ش ۵۲
سید شاہوار نقوی ۵۲
شاہد جمال گوپالپوری ۵۲
شاہد عباس خان ۵۲
شریف حسین بھریلوی ۵۳
شبیہ العباس رضوی ۵۳
شجر عباس قائمی ۵۳

سید شہباز نقوی ۵۳
سید شفاعت عباس کراچی ۵۳
محقق شریفی قمی ۵۴
باب ص ۵۵
علامہ سید صفدر حسین نجفی ۵۵
باب ض ۵۶
ضیغم عباس حیدری ۵۶
باب ط ۵۷
علامہ طالب حسین کرپالوی شہید ۵۷
طاہر عباس اعوان ۵۷
طاہر رضا قاری ۵۸
سید طیب جزائری ۵۸
باب ظ ۵۹
علامہ ظفر عباس شہانی ۵۹
علامہ ظفر حسن امروہوی ۵۹
سید ظہور حسین لکھنوی ۵۹
باب ع ۶۰
سید عابد علی رضوی ۶۰
استاد عبداللہ جروار ابوالحسن جعفری ۶۰
علامہ سید علی اختر گوپالپوری ۶۰
علی جعفر کاظمی ۶۱

علامہ سید عباس موسوی ۶۱
علی سردار ۶۱
سید علی محمد نقوی ۶۱
سید علی نقی نقن ۶۲
علامہ سید علی حائری لاہوری ۶۲
علی شریعتی ۶۲
باب غ ۶۳
غلام حسین نجفی ۶۳
استاد غلام علی ثقلینی ۶۳
باب ف ۶۴
فرحت عباس ۶۴
علامہ فخر الدین ۶۴
باب گ ۶۵
سید گلاب علی شاہ ۶۵
مترجم کتاب رجالی علی اکبر ترابی ۶۶
مترجم کتاب اصحاب امام علیؑ ۶۶
علامہ محمد کاظم تقدیسی ۶۶
علامہ محسن علی نجفی ۶۷
محسن علی ۶۷
ڈاکٹر محسن علی نقوی کراچی ۶۸
حافظ محمد فرقان گوہر ۶۸

محمد حسین نجفی ۶۹
علامہ محمد شاکر امروہوی ۶۹
علامہ محمد حیات انصاری ۶۹
علامہ محیی الدین کاظم ۷۰
علامہ مقبول احمد دہلوی ۷۰
علامہ مرتضی حسین صدر الافاضل ۷۰
مرکز اشاعت میراث علمی مکتب اہل بیت ۷۰
محقق محمد علی مبشر ۷۲
باب ن ۷۳
نجف علی لغاری ۷۳
نذیر احمد چانڈیو ۷۳
نادر عباس نقوی ۷۳
علامہ نجم الحسن کراروی ۷۳
نعیم عباس ۷۴
ندیم عباس خان ۷۴
نعمت علی مولائی ۷۴
علامہ سید نور اللہ شوشتری ۷۴
باب و ۷۵
سید وقار حیدر نقوی ۷۵
باب ی ۷۶
علامہ سید یار شاہ نقوی مرحوم ۷۶

مرزا یوسف حسین ۷۶
ملحقات ۷۷
۱۔ شیخ سند کا سید خوئی کی روش پر نقد اور شیخ فرقان کا تبصرہ ۷۷
۲۔ سید جعفر کا علامہ مجلسی کی روش پر تبصرہ ۷۸
۳۔ محمد بن علی ماجیلویہ کے متعلق بحث ۷۸
۴۔ مروزی کے متعلق سید خوئی کی تعبیر پر تبصرہ ۸۰
۵۔ محمد بن ہارون بن موسی تلعکبری کی بحث ۸۱
دلائل الامامہ کی روایت کی سند ۸۱
ضعیف روایات سے استشہاد کا جواز ۸۲
نہج البلاغہ کی اسناد ۸۳
خطبہ فدک کی اسناد ۸۴
مصادر و منابع ۸۶

مقدمہ

قرآن و سنت نیز عقل و شعور انسانی میں یہ بات یقین کے ساتھ موجود ہے کہ انسان دنیا اور آخرت کے مسائل میں سچے اور قابل اعتماد راویوں پر بھروسہ کرے۔ جھوٹے اور فاسق و فاجر قسم کے افراد کی خود جستجو اور تحقیق کرے۔ اگر اس کی صداقت پر دلیل مل جائے تو اس پر عمل کرے ورنہ اس کام کو ہاتھ نہ لگائے کیونکہ اس طرح عمل کرنے کی صورت میں بعد میں ندامت اور پشیمانی اٹھانے کا اندیشہ موجود ہوتا ہے۔

یہی وجہ ہے کہ مکتب اہل بیتؑ کے ماننے والے علماء اعلام نے مختلف علوم و فنون دینی سے متعلق روایات نقل کرنے والے راویوں کے بارے میں سینکڑوں عنوان کتابیں اور تحقیقات لکھی ہیں جو ہزاروں مجلدات پر مشتمل تھیں اور لاکھوں کروڑوں کی تعداد میں دنیائے علم و دانش میں پھیلی ہوئی ہیں۔

قرآن و سنت کی بالادستی اور معارف اہل بیتؑ کی نشر و اشاعت کے اس مقدس کام میں ہمیشہ خدا کی تائید شامل حال رہی ہے اور اس کے ماضی کی طرح اس کا حال اور مستقبل روشن اور تابندہ رہے گا، شیعہ علم رجال و حدیث کے علمی مراکز قم، نجف، اصفہان، مشہد، بر صغیر پاک و ہند میں روشن مستقبل کا جائزہ لینے کیلئے گروہ رجال و حدیث نے علمی بحثوں کا اہتمام کیا جس میں اردو زبان کے علماء اور فضلاء کی موجودگی میں متعلقہ موضوع سے متعلق معلومات کا تبادلہ خیال ہوا اور موجودہ معلومات کو ترتیب دی گئی اور اس طرح بہترین مفید مطالب جمع ہو کر اہل ذوق احباب کی نذر ہیں۔ امید ہے کہ مذکورہ مطالب بارہ خداوند میں خدمت مکتب اہل بیتؑ میں شمار ہوں اور تمام شرکاء کی توفیقات خیر میں اضافہ کا باعث بنیں۔

ا۔ شیعہ علمی مراکز قم اور نجف میں علم رجال وحدیث کا مستقبل

علم رجال وحدیث شیعہ کا علمی مراکز میں مستقبل:

اس عنوان سے اگر غور کیا جائے تو دور حاضر کی علمی ترقی اور پیشرفت کے ساتھ دینی علوم اور بحثوں میں بھی بہت پیشرفت ہوئی ہے خاص کر تحقیقات کی نشر واشاعت اور نظریات کے تقابل سے بہت کچھ اہل علم ودانش کے شوق میں اضافہ ہوا ہے جہاں تک علم رجال وحدیث شیعہ کا تعلق ہے تو سابقہ تمام کتب رجال وحدیث کی تحقیقی طباعتوں پر توجہ دی گئی ہے جدید جستجو کے طریقے متعارف کرائے گئے ہیں اور خاص کر شیعہ مصادر حدیث کی سندی تحقیق کا کام بہت آسان ہو گیا ہے ذیل میں دو جامع پروگرام کا تعارف پیش ہے جن میں یہ کام ایک کلک پر مہیا ہے۔

درایہ النور مرکز تحقیقات قم

ا۔۔درایہ النور، مرکز تحقیقات کمپیوٹر نور نے یہ پروگرام کئی سال پہلے متعارف کروایا تھا جس میں ۴۰۰۰۰ ہزار احادیث کتب اربعہ + ۳۶۰۰۰ احادیث وسائل الشیعۃ کی سندی تحقیق با آسانی میسر تھی، اب وہ پروگرام مزید اپڈیٹس کے ساتھ میسر ہے اور مجموعا ۷۶۰۰۰ احادیث کی سندوں کی تحقیق اس میں موجود ہے جب کسی روایت کے بارے میں جاننا ہو تو اس کو مذکورہ کتب اربعہ اور وسائل سے اس میں پروگرام میں نکالیں اس کی سند کا نتیجہ سامنے ہوگا پھر ہر راوی کے بارے میں بھی جان سکتے ہیں اس راوی کے نام پر جائیں تو وہیں اس کے حالات ظاہر ہو جائیں گے۔

اسناد صدوق مرکز تحقیقات قم

۲۔۔اسناد شیخ صدوق۔ شیخ صدوق وہ جلیل القدر شیعہ عالم اور محدث ہیں جو امام زمانہ ع کی دعا سے متولد ہوئے انہوں نے معصومین ع کی روایات کو جمع کرنے کیلئے بہت محنت کی اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ بحار الانوار کی اصل فکر ہی شیخ صدوق کی کتب کی فہرست سے علامہ مجلسی کے ذہن میں آئی اور وہ فہرست اب بھی بحار کی ج ۱۰۲ میں انہی کے خط سے چھپی ہوئی ہے۔ شیخ صدوق کی موجودہ کتابوں کی ۱۱۰۰۰ روایات کی سندوں کو اسناد صدوق میں چیک کر دیا گیا ہے اس طرح ان دو کمپیوٹر پروگراموں میں کل ۸۷۰۰۰ شیعہ احادیث کی تحقیق ہو چکی ہے اب محققین پر ہے کہ اپنی تحقیقات اور علمی بحثوں میں ان کو ساتھ رکھیں اگرچہ یہ پروگرام ابھی عربی میں ہیں۔

رجال شیعہ مرکز تحقیقات قم

۳۔۔ایک اور علمی کاوش رجال شیعہ کے عنوان سے اسی مرکز تحقیقات کمپیوٹر قم نے کی اس میں شیعہ علم رجال کی سینکڑوں مجلدات تحقیقی طباعتوں اور اشاعتوں کے ساتھ موجود ہیں ان کو اپنی تحقیقات کیلئے بھی استفادہ کیا جا سکتا ہے ان پر مزید حواشی اور تحقیقات بھی لکھی جاسکتی ہیں اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ علمی مراکز میں یہ اور اس جیسے علمی کام علم رجال و حدیث کے روشن مستقبل اور ضرورت کو بیان کرتے ہیں۔

[اس طرح جامعۃ المصطفیٰ ﷺ، دار الحدیث قم، موسسہ آل البیت، موسسہ نشر اسلامی، بوستان کتاب وغیرہ نے علم رجال شیعہ کی کتابوں کو عزت و احترام کے ساتھ شائع کر کے اس علم کی حیات نو پیدا کر دی ہے]۔ جاری ہے۔

۲۔ برصغیر میں علم رجال و حدیث کا مستقبل

برصغیر پاک و ہند میں رجال و حدیث شیعہ کا مستقبل نہایت روشن اور علماء اور دیندار طبقہ کی محنتوں کا ثمر بہت جلد واضح طور پر ظاہر ہو گا۔ علم رجال و حدیث میں علمی کاموں کی کئی روشیں ہیں۔ اور ان کاموں کی تفصیلی فہرستیں پیش کرنے کی ضرورت ہے یہاں ان کا ایک اجمال پیش ہے:

۱) سب سے پہلے علمی کتابوں کے تراجم اور ان کی نشر و اشاعت ہوتی ہے۔ اس میں اہل علم و دانش نے کوئی کمی نہیں چھوڑی۔ ائمہ معصومینؑ کی احادیث کی چھوٹی بڑی کتابوں کے تراجم پیش ہو چکے۔ خاص کر نہج البلاغہ، صحیفہ کاملہ، کافی، شیخ صدوق کی کتب حدیث، بحار، وسائل الشیعۃ اور دوسری بہت سی کتابوں کے تراجم اردو میں پیش ہو چکے ہیں۔

۲) پھر ان کی سندوں کی تحقیق کے لیے جابجا علم رجال کی کتابوں پر کام ہوا ہے جن میں علم رجال علامہ ذیشان حیدر جوادی، اور دوسرے اہل علم کی کتب ہیں جن کی طولانی فہرست پیش کی جاسکتی ہے۔

پھر علماء نے مختلف احادیث کے بارے میں اپنی کتابوں کے ضمن میں علمی تحقیقات پیش کی ہیں۔ اگر ان سب کو جمع کیا جائے گا تو نہایت اہم اور علمی تحقیقات بن جائیں گی۔

بس اب مدارس دینیہ اور علمی مراکز میں بیٹھنے والے علماء اعلام اور محققین کی فردی تحقیقات کو جمع کر کے علم رجال و حدیث کی نہایت جامع لائبریری بنائی جاسکتی ہے لیکن اس کے لیے تکلفات کی بجائے جدید ذرائع ابلاغ کی مدد سے انہیں یکجا جمع کیا جاسکتا ہے اور ان سے بہتر استفادہ بھی ہو سکتا ہے۔ بحث جاری ہے۔

۲۔آزاد علمی بحثوں میں صبر و تحمل کی اہمیت

جب آزاد علمی بحثوں میں حصہ لیا جائے تو اس میں نہایت درجہ صبر و تحمل کی اہمیت بڑھ جاتی ہے کیونکہ سب شرکاء آزادانہ افکار کے ساتھ اس میں مختلف اذہان لیکر جمع ہوتے ہیں ہر شخص اپنے زاویہ نگاہ سے سوچتا ہے۔پس اگر جلد بازی سے کام لیا جائے اور ایک ہی دن میں نتیجہ اخذ کرنے کا قصد ہو تو استفادہ اور افادہ مشکل ہو جاتا ہے۔

جب تازہ علمی مرکز میں وارد ہوئے تھے ،ایک شیخ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا تھا: اس درس خارج میں جاتے ہوئے تحمل کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا ہو سکتا ہے کہ بعض اوقات ہفتہ بھر کوئی نئی تحقیق نہ ملے مگر وہی تکرار علمی ابحاث کا ممکن ہے کہ کسی اہم تحقیق کا پیش خیمہ ثابت ہو اور استاد اپنی تحقیق کو پیش کرنے کیلئے ان مقدمات کا سہارا لے رہا ہو جنہیں آپ جانتے ہیں کیونکہ جدید نظریات کو ثابت کرنے کیلئے جن مقدمات کی ضرورت ہوتی ہے وہ معلوم ہونے چاہیں۔

۳۔سوالات پر تبصرہ کی بجائے اس کا علمی جواب تلاش کرنے کی کوشش

بعض اوقات سوشل گروپوں میں بحثوں کے دوران افراد کے سوال کے مدمقابل ان کا جواب تلاش کرنے کی بجائے ان کے سوال پر تبصرہ شروع ہو جاتا ہے ۔ یہ نہایت عجیب و غریب روش ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس نے پوری محنت سے سوال بنایا ہو اور اس پر غیر متعلقہ تبصرہ کرکے اسے اس کا مناسب جواب نہ دیکر اصل مقصد سے ہٹا دیا جائے اس طرح وقت تو گزر جائے گا لیکن سوال حل نہیں ہوگا اور وہ بدستور اپنے اثرات دکھائے گا۔

۵۔علوم میں مہارت اور نظریاتی بنیادوں کی استواری لازم ہے۔

اصول فقہ میں ان قواعد پر بحث کی جاتی ہے جو فقہ کے مسائل اور احکام شرعی کے استنباط اور استدلال کا کبری اور واسطہ واقع ہوتے ہیں ۔ اس علم کی حقیقت دوسرے علوم و فنون کے

ماہرین اور متخصصین کی طرح ہے پس اس کے قواعد اگرچہ بظاہر سادہ اور واضح ہوں مگر ان سے استفادہ کرنے کا مجاز وہی ہو سکتا ہے جو جامع طور پر علوم دینی میں مہارت رکھتا ہو۔

اس کی مثال عام فہم اور عرف میں یہ دی جاسکتی ہے کہ ڈسپرین اگرچہ سر درد کیلئے زود رس علاج شمار ہو لیکن اس کی تجویز اس علم و فن کے ماہر سے ہو سکتی ہے اسی طرح دوسرے فنون میں بھی ہے۔ پس جب تک علوم دینی میں جامع مہارت اور قران و سنت کے نظام سے آشنائی نہ ہو جائے اس میں نظریہ دینا درست نہیں ہوگا۔ یہی وجہ ہے کہ طول تاریخ میں شیعہ امامیہ نے دینی علوم میں متخصص اور ماہر کی تقلید اور پیروی کو لازم سمجھا اور جو لوگ اس درجہ پر فائز نہ ہوں ان کیلئے عالم کی تقلید اور رجوع کو اخذ کیا ہے۔

۶۔ منفی رویوں اور گروہ بندیوں سے بالاتر

طول تاریخ میں گروپ بندیوں اور منفی رویوں کی وجہ سے کتنا نقصان ہوا۔ کسی سے تھوڑا نظریاتی اختلاف کیا ہوا۔ کبھی اس سے بغداد میں ۸۰۰۰۰ ہزار کتابوں کا منفرد کتابخانہ جل گیا اور کبھی علامہ حلی کی رجال و حدیث کی علمی ترین کتابیں آٹھوین صدی میں پہنچ کر نابودی کا شکار ہوگئی اس لیے اس منفی رویئے اور گروپ بندیوں سے بالاتر ہو کر اس علم اور فن کے ماہرین کی تلاش کی جائے ان کی علمی تحقیقات کو پیش کیا جائے اگر اس کے نظریہ سے کسی کو اختلاف ہے تو اس پر بحث ہو مگر اس میں دلیل و برہان اور شواہد و قرائن کے ساتھ بحثیں ہوں۔ علما اعلام کی کی کتابوں پر تحقیقات ہوں۔

غیر مسلموں نے ہمارے ایک ایک عالم پر پی ایچ ڈی کی ہے شیخ مفید، علامہ حلی، علامہ ابن طاووس پر پی ایچ ڈی کے تھیسز لکھنے والے یہودی و عیسائی محققین ہیں۔ ان میں اتان گلبرگ کا کتابخانہ ابن طاووش، زبینہ اشمیکہ شامل ہیں ان میں کچھ محققین عورتیں ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں بہت سی محقق خواتین نے بھی کام کئے ہیں جن کی تحقیقات کو اس علم رجال و حدیث میں منفرد مقام حاصل ہے لیکن بیشتر یہ سمجھا جاتا ہے کہ یہ علوم کسی خاص صنف محققین سے

مربوط ہیں۔ علمی مرکز قم میں شیعہ علم رجال کی تحقیقی ترین کتاب زیدیہ و حدیث شیعہ ایک محقق خاتون نے لکھی جو پی ایچ ڈی کے تھیسز تھے اپنی تکمیل کے ساتھ ہی دار الحدیث قم نے شائع کردیا کیونکہ اس میں نہایت درجہ تحقیقی کاوش اور تحلیل موجود تھی۔

۷۔تداخل علوم وفنون کا نظریہ

بہت سے ماہرین رجال و حدیث جو علم و دانش اور تحقیق و تدقیق کے شاہسوار ہوتے ہیں رجال و حدیث کی بحثوں میں اس وجہ سے بھی کتراتے ہیں کہ یہ کوئی علیحدہ فن یا علم ہے جس کیلئے خاص ذوق و مہارت کی ضرورت ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ ہر علم و فن میں مختلف مراتب پائے جاتے ہیں لیکن جو افراد اور محققین فقہ و اصول اور تحقیق مسائل علمی میں احادیث کی علمی بحثیں اور تحقیقات کرتے ہیں۔ لوگوں کے ہر فن سے متعلق سوالات کا جواب قرآن و حدیث سے نکالنے کا ملکہ تامہ رکھتے ہیں۔ متعلقہ احادیث کی جامع تحقیق کرتے ہیں وہ یقینا اس علم میں اپنی تحقیقی اور علمی آراء پیش کر سکتے ہیں اور اس میں موجود نظریات کو نقد کر سکتے ہیں اس سے متعلق علمی سوالات اور اعتراضات قائم کرکے ان کے کئی جوابات اور احتمالات پیش کرنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

علم رجال و حدیث کے کلیات اور قواعد علم اصول اور محدثین کی بہت سی بحثوں سے نکالے گئے ہیں ان کی تحقیق اور نقد دوسرے علوم میں ہوتا ہے یہ توآخری دور میں سید خوئی نے اپنی رجال کا علمی مقدمہ لکھ کر دوسرے علوم کی بحثوں کو خلاصہ فرمادیا ہے۔ورنہ وحید بہبہانی اور دوسرے کئی علماء اصول و محدثین کی ایک جماعت نے ان کلیات اور قواعد کی تحقیق دوسرے علوم میں کی تھی بہبہانی کا رسالہ اصولی علم رجال کا نہایت عمدہ مقدمہ ہے جس سے سید خوئی نے اپنی تحقیقات میں بھرپور عکس نکالا ہے۔یوں اب علم اصول و فقہ کے ماہرین نے جو کلیات رجال کی کتابیں لکھی ہیں اپنی اصولی مہارت کو ان قواعد کی تحلیل میں استعمال کیا ہے۔

باقی یہ عقلی اور فلسفی علم سے زیادہ نقلی علم ہے اس میں تاریخ تشیع سے متعلق معلومات اور سابقہ دور کے علماء کی تحقیقات پر اعتماد کیا جاتا ہے جو جتنا زیادہ کتب حدیث اور ان سے متعلق کتب و تحقیقات کا مطالعہ اور تحلیل کرے گا اس میں بلند مراتب حاصل کرتا جائے۔

۸۔ شیعہ علم رجال کی کتابوں کی روشیں

مناسب ہے کہ شیعہ علم رجال کی کتابوں کے مختلف انداز تحریر کو بیان کرکے اہل برصغیر پاک و ہند کے شیعہ علماء اعلام کی اپنے علم رجال میں علمی خدمات کو بیان کردیا جائے تاکہ ایسے علمی کاموں کو پھر سے زندہ اور تابندہ کرنے کی سبیل پیدا ہو جن کو زمانے کے نشیب و فراز نے نسیا منسیا بنا دیا تھا اور مناظرہ اور غیر مربوط بحثوں کے رائج عام ہونے کی وجہ سے علم موضوعات تحت شعاع چلے گئے تھے لیکن دور حاضر میں علم و دانش اور خاص کر مکتب اہل بیت کی علمی میراث کی تشنگی اور پیاس مومنین کرام میں محسوس ہوئی اور وہ علمی کتابوں کی تلاش میں نکل پڑے اور تفسیری حدیثوں اور جوامع حدیث کی تحقیقات کے سلسلے شروع ہونے لگے اور اس میں علم رجال شیعہ کی ضرورت کو بھی شدت سے محسوس کیا جانے لگا، اس سلسلہ کو بیان کرنا فائدہ سے خالی نہیں ہوگا؛

دانشمندوں نے ان میں مختلف زاویہ نگاہ سے راویوں کے بارے میں بحث کی:

۱) بعض نے صاحبان کتب و اصول شیعہ کو تحریر کرنے والوں کی فہرستیں تیار کیں جن میں شیخ طوسی و نجاشی کی فہرستیں معروف ہیں۔

۲) اور بعض نے ثقہ و معتمد اور ضعیف اور غیر معتبر راویوں کو جدا جدا ذکر کیا جیسا کہ علامہ حلی اور ابن داود حلی نے رجال کی کتب میں لکھا۔

۳) بعض نے راویوں کے بارے میں ائمہ معصومینؑ کی روایات کو جمع کردیا جن میں سچے اور صادق القول راویوں کی مدح عظیم اور توثیق کی گئی تھی اور ضعیف جھوٹے راویوں کی مذمت اور ان پر لعنت کی گئی تھی جیسا کہ ابو عمرو کشی نے اپنی معرفۃ الرجال میں کیا۔

۴) بعض علماء نے راویوں کے طبقات اور زمانوں کے اعتبار سے ترتیب ذکر کی جیسا کہ رجال برقی اور رجال شیخ طوسی میں اس پر خصوصی توجہ دی گئی اور اردبیلی نے جامع الرواۃ اور مامقانی نے تنقیح

المقال میں اس کو وسعت دی اور آخری دور میں سید بروجردی نے موسوعۃ رجالیہ اور سید خوئی نے معجم رجال میں اس فن کو عروج بخشا۔

۵) بعض دانشمندوں نے شیعہ راویوں کے خاندانوں کے احوال درج کئے اور ان کے متعلق قابل قدر معلومات جمع کیں جیسا کہ بحر العلوم نے فوائد رجالیہ میں تفصیل دی اور مامقانی نے مقباس الہدایۃ کے آخر میں اسے نقل کیا۔

٦) بعض نے علم رجال اور راویوں کے بارے میں تحقیق کے جامع اصولوں کی تحقیق کی اور کلیات علم رجال سے متعلق بحثیں کی جیسا کہ شہید ثانی، کلباسی اور متاخرین کی بہت سی کتابوں کے مقدمات ان علمی بحثوں سے بھرپور ہیں۔

۷) بعض علماء نے اپنی کتب میں بعض کتب حدیث کے راویوں کو علیحدہ طور پر جمع کر دیا جیسا کہ موسوعۃ رجالیہ بروجردی میں ہے۔

۸) بعض علماء نے بعض کتب رجال کی شرح کی اور ان پر نقد و نظر لکھا اور علم رجال کی خدمت کی جیسا کہ قاموس الرجال اس موضوع میں نہایت ماہرانہ تحقیق ہے۔

۹) بعض نے ثقہ راویوں کو یکجا جمع کر کے ان کو ترویج کیا اور اس علم اور اس کی افادیت کو اجاگر کیا جیسا کہ اب تک اس موضوع پر بعض کتب و رسائل طبع ہو چکے ہیں۔

۱۰) بعض نے بعض ثقہ راویوں کے متعلق جامع و مفصل مستقل کتب و رسائل تحریر کئے۔

۱۱) بعض نے ضعیف اور غیر معتبر راویوں کے متعلق جامع کتب و رسائل تحریر کئے اور غیر معتبر احادیث کو نشر کرنے والوں کی پہچان کے لیے معتبر مواد لکھ کر اہل اسلام کو ان سے آشنا کرایا جیسا کہ دور قدیم میں ابن عضائری کی رجال اس سے مختص تھی اور علامہ حلی و ابن داود نے انہیں علیحدہ باب میں جمع کیا اور الضعفاء فی الرجال تین ضخیم جلدوں میں اب دار الحدیث قم سے جامع تحقیق طبع ہو چکی ہے۔

۱۲) بعض اہل دانش نے حروف تہجی کی ترتیب سے راویوں سے متعلقہ معلومات کو جمع کر دیا اور ان میں ہر قسم کے راویوں کے متعلق جامع معلومات کو ذکر کیا اور جیسا کہ مجمع الرجال قہپائی، جامع الرواۃ، منہج المقال تستری، نقد الرجال، حاوی الاقوال، تنقیح المقال، معجم رجال الحدیث، قاموس الرجال۔

۱۳) بعض اہل قلم نے اس علم کا خلاصہ نکالا اور اسے مختصر کر کے پیش کرنے کی کوشش کی جیسا کہ خود علامہ حلی کی کتاب اس لحاظ سے بھی قابل دید ہے بلکہ انہوں نے اس کا نام ہی خلاصۃ الاقوال رکھا، اور الوجیزہ علامہ مجلسی وغیرہ کتابیں اسی سلسلہ میں لکھی گئیں۔

۱۴) بعض دانشمندوں نے راویوں کے اشتراکات کو حل کرنے کے لیے امتیاز افراد کے کتب تحریر کیں جیسا کہ جامع الرواۃ اور نقد الرجال اور ان کے بعد مبسوط کتابوں میں اس پر کافی کام ہوا۔

۱۵) بعض نے حدیث کی کتابوں کی شرح میں سندوں کی تحقیق میں راویوں کی بحث کی جیسا کہ ملا صدرا نے شرح اصول کافی میں اس کا التزام کیا۔

۱۶) بعض نے راویوں کی مسانید تیار کیں اور ان کے احوال کو ذکر کیا جیسا کہ اب تک ہشام بن حکم ،ابو حمزہ ثمالی، زرارہ، محمد بن مسلم، ابو بصیر، ابن ابی عمیر وغیرہ کی جامع مسانید شائع ہو چکیں۔

۱۷) بعض نے اپنا قیمتی وقت اور قومی سرمایہ اس کام پر خرچ کیا کہ بعض کتب حدیث کی سندوں کو علیحدہ جمع کیا اور ان کی طبقہ بندی کی معجمات تیار کیں جیسا کہ موسوعہ رجالیہ بروجردی اور معجم رجال سید خوئی میں اس کی تفصیل ہے۔

۱۸) بعض نے رجالی کتابوں کے حواشی اور علمی مختصر نوٹ تیار کئے جیسا کہ اب تک بہت سی کتب رجال علمی حواشی کے ساتھ طبع ہو چکی ہیں۔

۱۹) بعض نے مختلف علوم اسلامی کی تحقیقات میں راویوں کے بارے میں ذیلی طور پر تحقیقات ذکر کیں جیسا کہ علم فقہ وکلام وغیرہ میں مذکورہ روایات کے راویوں کی تفصیل وتدقیق ذکر کی جاتی ہے۔

۲۰) بعض نے مستدرکات رجال تیار کیں اگرچہ ان میں اپنے حسن ظن کا اظہار کیا جیسا کہ مستدرک رجال علی نمازی نے لکھی۔

۲۱) بعض نے بعض راویوں کے مذاہب اور عقائد کی مستقل تحریر پیش کیں جیسا کہ واقفیوں اور غالیوں وغیرہ کے متعلق مفصل تحقیقات لکھی جاچکی ہیں۔

۲۲) بعض نے کچھ کتب حدیث کے مقدمات کی توثیقات عامہ کو لیکر ان کے تمام راویوں کی فہرستیں تیار کیں جیسا کہ کامل الزیارات اور تفسیر قمی کے راویوں کی فہرستیں اصول علم رجال شیخ مسلم داوری میں ذکر ہیں۔

۲۳) بعض نے تاریخ علم رجال شیعہ سے متعلق کتابیں لکھیں جیسا کہ طبقات رجال بزرگ تہرانی اور مآخذ شناسی رجال شیعہ رسول طلائیان اس موضوع میں تفصیلی تحقیق ہیں۔

۲۴) بعض نے مختلف علاقوں کے راویوں کو جمع کیا جیسا کہ کوفہ، قم اور سمرقند وغیرہ کے راویوں کے بارے میں تحقیقات پیش ہوئیں۔

۲۵) بعض نے عامہ کی کتابوں میں شیعہ راویوں کو تلاش کیا اور ان کی فہرستیں تیار کیں جیسا کہ المراجعات عبدالحسین شرف الدین لبنانی اور رجال الشیعۃ فی صحاح ستۃ میں تفصیل ذکر کی۔

۲۶) بعض نے ضعیف راویوں کے دفاع کی کوششیں کیں اور معتبر قواعد رجال میں احتمالات کے باب کھول دیئے اور غلو نواز راویوں کے لیے تاویل و توجیہ کرنے لگے اور بعض نے کچھ راویوں کی نقل میں سہل انگاری کو نشانہ بنایا اور بعض نے ضعفاء کی مسانید بنانا شروع کردیں جیسا کہ مسند سہل بن زیاد ایک بڑے مرکز سے شائع ہوئی۔

۲۷) بعض ماہرین حدیث نے راویوں کے طویل اسماء کے مختصر رموز تیار کئے اور ان کو اپنی علمی کتابوں کی سندوں میں ذکر کیا جیسا کہ فیض کاشانی نے وافی اور علامہ مجلسی نے بحار میں اس طریقہ کو آزمایا۔

آخری دور میں جدید ٹیکنالوجی اور کامپیوٹر کی مدد سے بہت سے پروگرام بنائے گئے ہیں جن میں کتب رجال کو جمع کرنے کے علاوہ بعض معروف و جامع کتابوں کی سندوں کی تحقیق بھی کی گئی ہے جیسا کہ درایۃ النور میں کتب اربعہ شیعہ کی سندوں کے ساتھ وسائل الشیعۃ کی سندوں کی تحقیق بھی ذکر ہے اسی طرح اسناد شیخ صدوق میں ان کی کتابوں کی سندوں کی تحقیق کی گئی ہے۔

۳۔ برصغیر میں علم رجال کی تحقیقات وخدمات[1]

الحمد للہ، اب جبکہ شیعہ علم رجال کی اساسی اور منفرد تحقیق اردو زبان میں پیش کی جارہی ہے تو مختصر طور پر اس دیار کی اس فنّ میں خدمات کا ذکر بھی کیا جاتا ہے، سو معلوم ہے کہ کتاب رجال ابو عمرو کشی کے ترجمہ و تحقیق کے مقدمہ میں اس عنوان سے ایک مختصر عنوان قائم کیا تھا لیکن اس کے متعلق مزید جستجو سے بہت کچھ حقائق سامنے آئے ہیں پہلے ہم اس تحریر کو نقل کئے دیتے ہیں پھر اس پر اضافات کا ذکر کریں گے:

برصغیر پاک و ہند میں قدیم الایام سے اسلام و قرآن اور ائمہ معصومینؑ کی ولاء موجود رہی ہے اور تاریخی شواہد کے پیش نظر یہ بات وثوق کے ساتھ کہی جاسکتی ہے کہ امیر المومنینؑ کے زمانے میں اس سرزمین کے باشندوں کے روابط مرکز اسلام سے موجود تھے اور دوسرے طرف وہ سرزمین قدیم تہذیبوں اور علمی ثقافتوں کا گہوارہ ہے اس حقیقت کا اعتراف دنیا کا ہر منصف مزاج محقق کرتا ہے اور اس کا ظاہری نتیجہ یہ ہے کہ وہاں اسلامی تعلیمات اور تہذیب و ثقافت کے قدیم آثار بھی ملتے ہیں اب ان تمام آثار کا مطالعہ کرنا تو مستقل اور مفصل تحقیق کا خواہاں ہے اس کے لیے دیگر مآخذ کی طرف رجوع کرنا چاہیے لیکن علم رجال کے متعلق یہاں اتنا عرض ہے کہ چاہے مکتب اہل بیتؑ طہارت کی احادیث سے متعلق رجال کی کتابیں ہوں یا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اصحاب کے توسط سے احادیث لینے والوں کے مکتب کے علم رجال کی کتب اور مآخذ ہوں برصغیر پاک و ہند کے علمی قدیم مراکز اور کتب خانوں میں اس کے قدیم نسخے محفوظ ہیں اور علمی محافل میں اس کی بحثیں موجود رہی ہیں ہاں جو بات برصغیر کے مسلمانوں کو میسر آئی وہ یہ ہے کہ جس زمانے میں کتابوں کے خطی

---

[1]۔ ہندوستان میں تاریخ تشیع اور ان کے علماء و علمی مراکز و آثار کی تفصیل کے ملاحظہ ہو؛ تشیع در ہند؛ نورمن جان ہالیستر ترجمہ فارسی: آزر میدخت فیرونی، ط مرکز نشر دانشگاہی ۱۳۷۴ش، تاریخ حدیث شیعہ، علی تقی خدایاری و الیاس پور اکبر دار الحدیث قم ۱۳۸۵ ص ۲۹۴ و بعد، مطلع الانوار احوال دانشوران شیعہ پاک و ہند سید مرتضی حسین صدر الافاضل م ۱۴۰۷، ترجمہ دکتر محمد ہاشم ط آستان رضوی مشہد ۱۳۷۴، فہرست آثار چاپی شیعہ در شبہ قارہ حسین عارف نقوی اسلام آباد ط مرکز تحقیقات فارسی ایران اسلام آباد ۱۹۹۱ء، تاریخ العلماء محمد عنایۃ احمد خان کشمیری م ۱۲۳۵ھ، نجوم السماء فی تراجم العلماء مولوی محمد علی بن صادق بن مہدی کشمیری، تذکرہ علماء امامیہ، حسین عارف نقوی، فہرست تالیفات امامیہ در ہند شاہسوار نقوی۔

نسخوں کی طباعت کا آغاز ہو رہا تھا اس وقت انہوں نے پہل کی اور علم رجال کی اساسی اور بنیادی کتابوں اور اہم اور قدیم مصادر کو بہترین طریقے سے طبع کرایا اور اپنے اخلاص اور دلچسپی اور تقدم و علم دوستی کا ثبوت دیا، ہم ذیل میں صرف مکتب اہل بیتؑ کے پیروکاروں کے متعلق رجال کتابوں کی ایک مختصر فہرست پیش کرتے ہیں:

۱-۳۔ معرفۃ اخبار الرجال، ابو عمرو کشی

سب سے پہلے رجال ابو عمرو کشی کو دیکھیں جس میں راویوں کے بارے میں ائمہ معصومینؑ کے اقوال اور فرامین کو تفصیل سے ذکر کیا گیا تھا اور اس لحاظ سے یہ کتاب دیگر تمام رجالی کتابوں سے برتر تھی، یہ کتاب شیعہ کتب اربعہ کی قدیم کتاب کافی کے معاصر زمانے میں محمد بن عمر کشی نے تالیف کی، یہ کتاب جو قدیم ایام سے محققین کی توجہات کا مرکز تھی اور علماء و فقہاء اپنی تحقیقات میں اس کی طرف رجوع کرتے چلے آرہے تھے، دنیا میں سب سے پہلے یہ کتاب علی محلّاتی حائری کے اہتمام و کوشش سے **بمبئی ۱۳۱۷ھ** میں "معرفۃ اخبار الرجال" کے عنوان سے ۳۹۲ صفحات میں طبع ہوئی اس کے کثیر نفیس نسخے دنیا کے متعدد کتب خانوں میں قدیم علمی خزانوں کے طور پر محفوظ ہیں۔

۲-۳۔ رجال نجاشی، ابوالعباس احمد بن علی

احمد بن علی نجاشی م ۴۵۰ھ کی کتاب قوم شیعہ کی محکم ترین اور قدیم بنیادی کتب رجال میں شمار ہوتی ہے اور اپنے بہت سے امتیازات کے سبب سے ہمیشہ محققین کی توجہات کا مرکز رہی ہے، دنیا میں میں سب سے پہلے ابو طالب بن علی اکبر جسرمی کے خط سے **بمبئی ۱۳۱۷ھ** میں شائع ہوئی اور اس طرح اس کتاب کی اشاعت کا امتیاز بھی بر صغیر کے مسلمانوں کو پہنچا۔

۳-۳۔ فہرست شیخ طوسی

محمد بن حسن م ۴۶۰ھ؛ شیخ طوسی مکتب شیعہ اثنا عشریہ کے عظیم فقیہ، اصولی، متکلم، محدث اور رجالی ہیں ان کی علم حدیث میں دو کتابیں تہذیب الاحکام اور استبصار شیعہ کی کتب اربعہ میں شامل ہیں ان کی دوسری کتابوں بشمول عدّۃ الاصول کے ان کی "فہرست" جو شیعہ علم رجال کی نہایت اہم

اور اساسی کتاب ہے **پہلی بار ۱۲۷۱ھ = ۱۸۵۲ء** میں اسپرنگر الویس ایتر ولی، مولوی عبدالحق اور مولوی غلام قادر کے توسط سے ہند میں شائع ہوئی۔

اس میں اسپرنگر نے انگریزی زبان میں چند صفحوں کا مقدمہ بھی لکھا اگرچہ غیروں کے ہاتھوں سہی لیکن برصغیر کے علمی مرکز کو یہ امتیاز حاصل ہوگیا کہ شیخ طوسی کی فہرست جیسی علمی اور تحقیقی کتاب پہلی بار دنیا میں نشر عام ہو گئی اور مکتب شیعہ کے علمی آثار اور کتابوں سے دنیا آشنا ہوئی۔

۳-۴۔ نضد الرجال، ترتیب ایضاح الاشتباہ فی اسماء الرواۃ

علامہ حلی کی یہ کتاب بھی پہلی بار برصغیر کی سرزمین میں شائع ہوئی اور یہ فہرست شیخ طوسی کے ساتھ اس کے حاشیے میں طبع ہوئی اس کے لکھنے والے محدث اعظم محسن فیض کاشانی کے فرزند محمد علم الہدی م ۱۱۱۵ھ ہیں اس طرح علامہ حلی کی رجالی کتاب کی ترتیب پہلی بار برصغیر میں شائع ہوئی۔

۳-۵۔فہرست ابن ندیم

محمد بن اسحاق م ۳۸۰ھ، یہ کتاب عظیم مسلم نسخہ شناس کی قدیم ترین معلومات تصنیف ہے جس میں ہر علم و فنّ کی کتب اور رجال کا مختصر تذکرہ ہے، دنیا کے کتب خانوں اور علمی مراکز میں اپنا امتیاز رکھتی ہے، ی کتاب عربی زبان میں ہے اور اس کا اردو ترجمہ عرصہ دراز سے لاہور سے شائع ہو چکا ہے، یاد رہے اس کتاب سے شیعہ متقدمین مثل شیخ طوسی اور نجاشی نے اپنی کتابوں میں استفادہ کیا ہے اور اس میں شیعہ قدیم علمی آثار کا ذکر کیا گیا ہے۔

۳-۶۔ مجالس المومنین شہید ثالث

یہ دو جلدی کتاب شہید ثالث علامہ قاضی نوراللہ شوشتری کی تالیف ہے جن کا نسب کئی واسطوں سے امام سجادؑ پر منتہی ہوتا ہے، ان عظیم شیعہ عالم نے مذہب شیعہ کی تبلغ و ترویج کے لیے ۹۹۳ھ میں لاہور کا انتخاب کیا ان کے علم و فضل کی شہرت جب مغل اعظم اکبر بادشاہ کو پہنچی تو انہیں منصب

قضا پر راضی کر لیا اس سے اکبر بادشاہ کا دین و مذہب بھی علم ہو جاتا ہے [۲]آپ نے شرط رکھی کہ مذاہب اربعہ سے کسی مخصوص فقہ کے تحت فتوی نہیں دیں گے اور ان چار مذاہب سے باہر بھی نہ ہوگا،اکبر بادشاہ کے دور میں حاسدین نے ان کے قتل کی ناکام سازشیں کی لیکن اکبر کی وفات کے بعد اس کا بیٹا جہانگیر متعصب مخالفین کی باتوں میں آگیا جب قاضی نور اللہ کا ایک جاسوس شاگرد ان کی کتاب احقاق الحق کا ایک نسخہ دربار میں لے گیا،اسے دربار میں پڑھا گیا چونکہ اس میں مذہب جعفری کی حقانیت کا اثبات تھا، متعصب و حاسدین ملاوں نے ان کے قتل کا فتوی دیا ایک خار دار درخت کی ٹہنی آپ کے بدن پر مارتے رہے ،آپ کا گوشت ہڈیوں سے جدا ہو گیا پھر ان حکم دیا کہ تانبے کے برتن کو آگ سے پر کر دیا اور قاضی کے سر پر رکھیں اس طرح ان کے سر کا مغز جوش میں آیا اور ایک گھنٹے بعد جان خدا کے سپرد کر دی، اس مظلوم شہید راہ ولایت کا مزار شہر اکبر آباد آگرہ میں مومنین کی زیارت گاہ ہے ، سید مظلوم کی شہادت کی دردناک کا واقعہ جہانگیر کی بیوی ملکہ نور جہاں نے سنا تو تمام حاسد اور متعصب ملاوں کو محل میں دعوت دی اور انہیں قتل کر دیا اس طرح سید مظلوم کے خون کا فتوی دینے والے ظالم کیفر کردار کو پہنچ گئے [۳]۔

قاضی شہید نے تاریخ بر صغیر میں مذہب حقہ اور مکتب اہل بیت کے لیے نہ صرف خون دیکر اس شجر پاک کی آبیاری کی بلکہ انہوں نے اس زرخیز ارض پہ اپنی علمی اور تحقیقی کتب اور خطابات کے ذریعے اس مکتب کی اساس کو ایسا محکم کر دیا کہ بر صغیر پاک و ہند ایک حوزہ علمیہ کے طور پر پہچانا گیا، سید شہید نے دو سو سے زائد کتابیں لکھیں جن میں احقاق الحق میں قرآن و نبی اکرم کے متواتر و معتبر فرامین سے مکتب اہل بیت کی حقانیت کے دلائل کے نرالے انداز پیش کئے اور وہ کتاب آج تک علمی مراکز اور کتاب خانوں کی زینت بنی ہوئی ہے ۔ سید نے مجالس المومنین کے عنوان سے دو جلدوں میں کتاب لکھی جس میں مذہب جعفری کے مراکز، اقوام، شخصیات (اصحاب، تابعین، علماء، شعراء، صوفیاء، سلاطین اور وزراء) کا ذکر کیا اور اعیان الشیعہ کی مثل دنیا میں شیعہ شخصیات کا تعارف کرایا۔

---

[۲] ۔ملاحظہ ہو اعیان الشیعہ ،امین عاملی۔

[۳] ۔ مجالس المومنین، ترجمہ اردو: محمد حسن جعفری، ۲۵-۲۷، مطبوعہ رحمت اللہ بک ایجنسی کراچی۔

۷-۲۶-۳۔دیگر کتب رجال شیعہ ہند کا تذکرہ

۷۔بشر محمد م ۱۹۵۲ء نے انگریزی زبان میں علم رجال کے متعلق علمی و تحقیقی کتاب شائع کی:

The authority authenticity of HADITH;as a sourse of Islamic Law.

یہ کتاب نیو دہلی، کتاب بھوان سے ۱۹۸۰=۱۳۶۱ھ میں ۱۳۱ صفحات میں شائع ہوئی۔

۸۔اذانیہ علی محمد بن محمد نقوی لکھنوی، م ۱۳۱۲ء، علم رجال کی عمدہ تحقیق ہے[4]۔

۹۔اصابۃ؛ سید ابو القاسم بن حسین رضوی لاہوری[5]۔

۱۰۔اعلام الاعلام، مرتضی بن مہدی رضوی کشمیری۔

۱۱۔ایضاح المقال، مولوی سید علی اطہری لکھجوی ہندی م ۱۳۲۳ق۔

۱۲۔(منتخب) تلخیص المقال؛ محمد ہندی نجفی، م ۱۳۲۳ھ۔

۱۳۔"**بحوث فی علم الرجال**"، یہ تالیف محقق آصف محسنی قندہاری کی تحقیقات سے آراستہ ہے انہوں نے اپنی دوسری کتابوں کی طرح اس کتاب میں علم رجال کے علمی مبانی پر بحث کی ہے۔ان کی یہ تحقیق **اسلام آباد میں تیسری بار ۱۳۷۵** میں شائع ہوئی۔

۱۴۔"علم رجال" یہ کتاب اردو زبان میں **علامہ ذیشان حیدر جوادی** نے کلیات علم رجال محقق جعفر سبحانی کی تلخیص ہے اور کراچی سے شائع ہوئی ہے۔

اضافہ متعلقہ: جب ہم شیعیان ہند و پاک کی کتابوں کی فہرستوں کی طرف رجوع کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ان دیار میں سب سے زیادہ کام ہی تاریخ ورجال پہ ہوا ہے۔اگرچہ اس میں زیادہ زور قلم تاریخ مقارن اور سیرت نگار پر رہا ہے لیکن ان کے ذیل میں زمانہ حضور سے متعلق بہت زیادہ رجالی تحقیقات بھی پیش ہوئی:

---

[4] -الذریعۃ الی تصانیف الشیعۃ اص ۴۰۶۔

[5]۔سابقہ حوالہ ۲ص ۱۱۲۔

۱۵۔**ارجوزۃ فی الرجال**؛ نظم اللئالی فی علم الرجال ؛سید محمد بن سید ہاشم لکھنوی م ۱۹۰۵۔ ۱۶۔ مطالب رجالیہ ؛مصنف سابقہ۔

۱۷۔اسماء الرجال؛ نواب احمد حسین پریانوی م ۱۹۴۶۔

۱۸۔اصحاب الیمین مااصحاب الیمین ؛ سید عدیل اختر نگریالوی م ۱۹۵۲۔

۱۹۔**بسط مقال فی علم الرجال**؛ سید احمد بن سید ابراہمی لکھنوی م ۱۹۴۷۔

۲۰۔تذکرۃ العلماء ؛ مہدی علی بن نجف علی م ۱۸۵۳م۔

۲۱۔**حاشیہ بر خلاصۃ الاقوال علامہ حلی**؛ قاضی نور اللہ شوشتری م ۱۶۱۰ء۔

۲۲۔**عیون الرجال**؛ سید حسن حیدر، ط تصویر عالم پریس لکھنوء۔

۲۳۔**نہایۃ الدرایہ شرح وجیزہ شیخ بہائی**؛ میرزا محمد کامل شہید رابع دہلوی م ۱۲۳۵ق۔

۲۴۔نہایۃ الدرایہ شرح وجیزہ شیخ بہائی؛ سید علی شاہ جبر پوری، ط لکھنو مطبع عماد الاسلام ۱۳۲۳ق[6]۔

۲۵۔**ترجمہ و تحقیق رجال ابو عمرو کشی**۔

۲۶۔**ترجمہ اردو رجال نجاشی** طبع کراچی۔ وغیرہ کئی کتب و رسائل شیعہ علم رجال میں اہل پاک و ہند نے لکھے ہیں جن کو مستقل عنوان سے علمی مراکز میں جمع کیا جائے تو بہترین خدمت ہو گی۔

---

[6] ۔ملاحظہ ہو: تالیفات شیعہ در شبہ قارہ ہند ص ۷۹۷ اور اس سے پہلے تاریخ کے باب میں بہت زیادہ کتب زمانہ حضور کے اصحاب سے متعلق ذکر کیں جن میں ہشام، مختار، اور دیگر اصحاب سے متلق کتب اہم ہیں۔

برصغیر پاک وہند کے شیعہ علماء وفضلاء رجال وحدیث

قوموں کی علمی میراث کسی فرد واحد یا کسی خاص گروہ کی مرہون منت نہیں ہوتی، اس میں مختلف طبقات سے تعلق رکھنے والے برابر کوشش کرتے ہیں اور یوں قطرہ قطرہ مل کر دریا بن جاتا ہے اور آنے والی نسلیں ان کی مجموعہ خدمات کو دیکھ کر ان کی ممنون احسان نظر آتی ہیں، ایک دور تھاجب مخالفین کی طرف اعتراض ہوا کہ شیعہ قوم کے پاس کتابیں اور شخصیات نہیں نجاشی اور طوسی وغیرہ شیعہ علماء نے اپنی رجال لکھ کر سابقہ ادوار کے شیعہ مولفین اور چھ ہزار کتب کی فہرست مہیا کر دی، پھر شیعہ کے علمی مراکز کوفہ، قم، بغداد، نجف، حلہ، اصفہان، لکھنو وغیرہ کی علمی میراث کو جمع کیا گیا تو الذریعہ الی تصانیف الشیعۃ اور، اعیان الشیعۃ جیسی جامع کتابیں بن گئی اور اب علوم و فنون دینی کی ترقی اور ان میں روز افزوں تحقیقات اور محققین کی علمی کاوشوں کی بدولت شیعہ مکتب بہت بے نیاز نظر آتا ہے سر فہرست برصغیر پاک وہند کے شیعہ علما و محققین رجال و حدیث کو ترتیب دیا گیا ہے جنہوں نے اس موضوع میں قابل قدر خدمات انجام دیں یا اس کے مستقبل میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں گے جیسا خدا کو منظور ہوا۔

اگرچہ یہ ایک ناقص فہرست ہے جس میں بے پناہ اضافہ کی گنجائش ہے بلکہ کئی ایسے اہل تحقیق موجود ہونگے جن کی تحقیقات تک رسائی ممکن نہیں ہوئی۔ کیونکہ علمی مراکز میں علم رجال و حدیث باقاعدہ نصاب میں شامل کیا گیا ہے، اس میں محققین اپنی تحقیقات لکھتے ہیں نظریات پر بحث اور نقد لکھتے ہیں، جیسے انکی تحقیقات تک رسائی حاصل ہوگی اس میں اضافہ ہوسکے گا۔

اس ابتدائی فہرست میں میں اصلی نام کی ترتیب کا خیال رکھا گیا نام کے ساتھ شہرت اور القاب جیسے علامہ، مولانا، سید اور دیگر ایسی چیزوں کو ترتیب اسماء میں شامل نہیں کیا گیا۔

باب آ

آغا مہدی لکھنوی

متوفی ۱۴۰۶۔ تاریخ وسیرت اور رجال وحدیث پر غیر معمولی دسترس رکھنے میں معروف ہیں ان کی غدیر اور دیگر رجالی موضوعات میں تحقیقات کی فہرست طویل ہے۔

علامہ آفتاب حسین جوادی

بلند پایہ محقق جنہوں نے مکتب اہل بیت کے دفاع میں اپنی علمی اور رجالی تحقیقات سے بھرپور کردار ادا کیا اور ان کی تحقیقات اہل دانش وبینش کی نظر میں نہایت محققانہ ہیں ان کی رجالی خدمات کی فہرست طویل ہے، جس میں خطبہ فدک کی اسناد اور دیگر کئی موضوعات ہیں۔

علامہ آصف محسنی

اگرچہ موصوف افغانستان کے شہر قندہار سے تعلق رکھتے تھے لیکن اس دور میں وہاں کے حالات اچھے نہ ہونے کی وجہ سے ان کی زندگی کے کئی سال پاکستان کے مرکز شہر اسلام میں گزر، جہاں انہوں نے اپنی رجال کی کتاب بحوث فی علم الرجال کی تیسری اشاعت کی اور اپنی دوسری علمی خدمات پیش کیں اور انہوں نے جس نسخہ بحار پر رجال وحدیث کی تحقیق کی وہ جامعۃ اہل بیت اسلام میں موجود ہے، اس طرح انہوں نے معجم احادیث معتبرہ پر بھی وہیں کام کیا۔

حقیقتت امر یہ ہے کہ جس دور اور جن حالات میں علامہ موصوف نے علم رجال وحدیث اور دوسرے دینی علوم میں کمال مہارت حاصل کی اور جس طرح وہ اپنے علمی نظریہ کو عملی

صورت دیگر مکتب اہل بیتؑ کی خدمت کر گئے ہیں یہ تمام علمی مراکز اور خاص کر بر صغیر کے ذہین و فطین علماء و فضلاء کیلئے مشعل راہ ہیں کہ اگر عملی میدان کے کاموں کے ساتھ ساتھ تحقیق اور تالیف کا کام بھی کیا جائے اور معیار تحقیق کو نہ چھوڑا جائے مذہب کی بہترین خدمات انجام پا سکتی ہیں۔

باب ا

علامہ ابو القاسم حائری

سید حائری اپنے دور کے شیعہ مجتہد اور علوم قرآن و حدیث کے ماہر تھے انہوں نے دنیائے اسلام کی سب سے بڑی تفسیر لوامع التنزیل لکھی اور اس میں اور دوسری علمی کتابوں میں جا بجا رجال و حدیث کی بحثوں کو پیش کیا ہے مگر ان کی اصلاحی کوششوں کی وجہ سے ان کی علمی میراث کو نابودی کیلئے چھوڑ دیا گیا لیکن خدا نے غیب سے ان کی حفاظت کا سامان کر دیا جب حوزہ علمیہ قم میں مرکز احیاء آثار برصغیر قائم ہو تو ان کی کتابوں کی نشر و اشاعت کے اسباب فراہم ہوئے۔

علامہ اخلاق حسین شیرازی

سید بزرگوار معروف و مشہور خطیب، مدرس اور محقق ہیں، ان کی خطابت میں رجال و حدیث کا ذوق انہیں دوسرے کئی خطباء سے ممتاز کرتا ہے انہوں نے نہج البلاغہ اور دیگر کتب حدیث امامیہ کو اپنا نصب العین قرار دیا اور ان کی لکھی ہوئی تحریر اور ان کے علمی خطابات رجال و حدیث کی تحقیقات سے مملو ہوتے ہیں اگر ان کو جمع کیا جائے تو ایک موسوعہ کی شکل اختیار کر لے، ان کی مطبوعہ کتابوں میں گفتار اخلاق بھی جلیل القدر شیعہ علماء اور فقہاء کی علمی خدمات اور حالات زندگی پر مشتمل ہے۔

علامہ اصغر سیفی

حوزہ علمیہ قم کے جلیل القدر محققین میں علامہ کا نام نامی معروف ہے، اعلی سطوح کی تدریس کا شرف حاصل ہے۔ان کو مہدویت کے موضوع میں تخصص حاصل ہے، اس طرح انہوں نے اس موضوع میں رجال و حدیث نیز جامع تحقیقات بھی تحریر کی ہیں۔

الطاف حسین کلاچی

انہوں نے رجال نجاشی کی طبع محققہ کا ترجمہ کر کے کراچی سے طبع کیا ہے، یہ عظیم کاوش علم رجال کی بر صغیر میں حیات نو میں موثر ثابت ہو گی اور اس طرح بنیادی علمی کتاب پر ان کا کام ان کے حسن سلیقہ کا غماز ہے۔

اصغر نقوی، جوان سال محقق اور جامعۃ الکوثر سے سند یافتہ ہیں۔ دینی علوم فقہ واصول اور علوم قرآن و حدیث میں تحقیقات کر چکے ہیں۔ان کا ذوق رجال کی تحقیقات میں بہت زیادہ ہے۔

مفتی امجد عباس

ہر فن مولا، بلا کی قابلیت اور ذہانت سے سرفراز ہیں اتحاد ملت اسلامیہ کے داعی اور تحریک تصحیح نصاب مدارس دینی شیعہ کیلئے فکر مند رہتے ہیں متفرق موضوعات میں ان کی علمی اور تحقیقی تحریریں موجود ہیں جن سے سب عام و خاص سب استفادہ کرتے ہیں۔

اصدق علی نقوی

سید جوان سال محقق اور رجال ضعفاء اور رجال کشی پر اپنی تحقیقات لکھ چکے ہیں اور ان کی متفرق موضوعات رجال میں تحریریں قوم و ملت میں رجال و حدیث کی ترجمانی کرتی ہیں

افتخار حسین اعوان مرحوم

استاد العلماء محقق گران قدر علامہ علوم قرآن و حدیث میں مہارت رکھتے تھے، جامعۃ الکوثر میں اعلی سطح کی تحقیقی کلاسوں کو تعلیم دیتے تھے اور ہادی ٹی میں علمی بیان دیتے تھے۔ تین

جلدوں پر مشتمل تھیسز عصمت از دیدگاہ قرآن و حدیث لکھی تھی محققین اور اہل دانش کے سامنے اس کا دفاع کیا اس میں سہو النبی ص اور دوسری کئی روایات کی تحقیق کی۔

علامہ شیخ انور نجفی

محقق جلیل القدر علامہ شیخ کی علمی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں۔ کئی علوم وفنون دینی میں بیک وقت تبحر رکھتے ہیں۔ سب سے بڑی بات یہ ہے کہ محققین کی تربیت میں خاص روش اور مہارت کے حامل ہیں ۔ علمی سوالات کو پروان چڑھانے اور ان کی علمی مبانی اور تحقیقی نظریات پر پرکھنے کا ملکہ تامہ ان کا شیوہ ہے۔ اپنی علمی بحثوں اور تحلیلوں میں رجالی بحثوں کا ذوق کمال کو پہنچا ہوا ہے اور ان کی تحقیقات کی فہرست طویل ہے اور یہ سلسلہ جاری ہے۔

انتصار حسین اعوان

استاد محقق علوم قرآن کے ماہر ہیں اور جامعۃ الکوثر اور ہادی ٹی میں اپنی تحقیقات پیش کرتے ہیں ۔ان کی تحقیقات کی فہرست طویل ہے۔

علامہ افتخار حسین نقوی

علامہ کی علمی شخصیت اور ان کی فلاحی شخصیت کسی تعارف کی محتاج نہیں ان کی تالیفات میں رجال وحدیث کی تحقیقات کا رنگ گہرا نظر آتا ہے۔

باب ب

علامہ سید باقر ہندی

استاد العلماء سید المشائخ سرزمین پاکستان کے شیعہ مدارس کی تاریخ لکھنے والوں کے بقول مکتب اہل بیت کی تعلیم دینے والوں میں سب سے اول ہیں۔ تاریخ پاکستان کے بڑے علماء اور فضلاء ان کے شاگردوں میں شمار ہوتے ہیں۔ اپنے علمی بلند مرتبے اور جامع العلوم ہونے کی بدولت معروف ہیں۔ ان کی تحریری میراث میں رجال کی تحقیقات کی طرف اشارہ ہے مزید معلومات درکار رہیں گی۔

علامہ حافظ بشیر حسین نجفی

تمام علوم و فنون دینی میں مسلم مجتہد اور مہارت تامہ رکھنے والے فقیہ واحد پاکستانی معروف عالم دین ہیں جو حوزہ علمیہ نجف میں مستقر ہیں اور ان کا درس خارج فقہ و اصول میں موجود ہے ان کی مختلف علوم و فنون میں تحقیقات اور تالیفات موجود ہیں ان کی رجال و حدیث میں مبانی ان کی علمی بحثوں میں مشہود ہیں۔

باب ت

تقی ہاشمی نجفی

علامہ نذر عباس ہاشمی کے فرزند ارجمند اور ان کے علم و تقوی کے وارث جو جامعۃ مظہر الایمان والکوثر اسلام آباد سے ممتاز حیثیت سے فارغ ہونے کے بعد اعلی تعلیم کیلئے نجف اشرف میں مستقر ہیں، مختلف دینی علوم میں ہمیشہ منفرد اور تحقیقی سوچ کے حامل ہیں اور فقہی اور دینی بحثوں میں خاصا ذوق ہے، رجال و حدیث میں ان کی علمی تحلیلیں اور علوم قرآن و حدیث میں ان کی تحریر استفادہ عام و خاص میں معروف ہیں۔

علامہ تقی نقوی ملتان

علامہ سید تقی شاہ صاحب خاندان علم و تقوی کے وارث، علامہ گلاب شاہ نقوی صاحب کے فرزند ارجمند اور اپنی علمی خطبات، اور تحقیقی تحریروں کی بدولت کسی تعارف کے محتاج نہیں۔ سید مذکور ان چند منفرد محققین اور علماء میں سے ہیں جنہوں نے شیعہ قوم میں علمی شعور بلند کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، ان کا تربیت شاگردان کا انداز بھی نہایت منفرد ہے۔ فضلاء و محققین کی ایک جماعت ان کی تربیت کا نتیجہ ہے، بلکہ پاکستان کے علمی اور تحقیقی مدارس میں ان کا مدرسہ دینی ممتاز حیثیت رکھتا ہے جس کی علمی فعالیت کے تعارف کیلئے شیعہ مدارس کی ڈائریکٹری کی طرف رجوع کیا جائے۔

باب ج

(علامہ مفتی) جعفر حسین

علامہ پاکستان میں شیعہ ملت کے متفقہ قائد تھے اور ان کے دور تک بیشتر افراد قوم و ملت یک جاں تھے ، انہوں نے اپنی ملی خدمات کے علاوہ تاریخ و رجال شیعہ میں بہترین تحقیقات پیش کیں جن میں ترجمہ و حاشیہ نہج البلاغہ و صحیفہ کاملہ اور سیرت امام علیؑ شامل ہیں۔

سید جعفر عباس

جناب عالی محترم المقام محقق رجال و حدیث سید جعفر عباس ان نوادر روزگار محققین رجال و حدیث شیعہ میں سے ہیں کہ انہوں نے مدارس میں باقاعدہ عربی ادبیات اور دوسرے مقدمات علمی کیلئے وقت نہیں لگایا؛

لیکن اپنے ذاتی شوق و مطالعہ اور علماء و محققین سے مباحثے اور تحقیقات کے ذریعہ کئی موضوعات پر علمی تحقیقات لکھی ہیں ان کی تحقیقات میں شیعہ مکتب کا دفاع اور ترجمانی موجود ہے اور سب سے بڑی بات یہ ہے کہ اپنی تحقیقات میں آنے والی روایات کی سندوں کی تحقیق کرتے ہیں اور اس طرح ان کے علمی کام سوشل میڈیا پر شیعہ علوم رجال و حدیث کی ترجمانی بھی کرتے ہیں۔

ان کی تحقیقات میں **ائمہ اثنا عشر** یعنی بارہ اماموں کی امامت کے ثبوت ہیں جو کہ محمد اسحاق مدنی کے دروس کا علمی جواب ہے اور دیگر تحقیقات میں مظلومیت سیدہ زہراء وغیرہ شامل ہیں۔

اور ان کی مصادر رجال و حدیث پر مہارت ان کی اسی بحث سے ظاہر ہے [ے]۔ خداوند محقق مذکور کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے اور امید ہے کہ اپنی تحقیقات اس محفل میں بھی عنایت کریں گے اور علمی بحثوں میں اپنی قیمتی آراء سے نوازیں گے۔

یہاں ان جوان سال محققین رجال و حدیث کا تعارف کرا دیا جائے جن کی علمی بحثیں اور تحقیقات آج گروپ میں پیش ہوئی، دونوں نے دو دہائیاں علم و دانش کی فراہمی میں نہایت درجہ کوشش کی ہے اور اپنے موضوعات میں بہت موفق اور مؤید قرار پائے ہیں۔

جاوید شاہ نقوی

سید جواں سال محقق جامعہ الکوثر کے فارغ التحصیل اور علم رجال و حدیث میں باذوق تحقیقات کا شوق رکھنے والے ہیں۔ ان کی رجال میں بعض تحقیقات موجود ہیں، اعلی تعلیم کیلئے حوزہ علمیہ نجف میں تشریف لے گئے ہیں۔

جلالی خاندان

جلالی خاندان دراصل کشمیر کے علاقے سے تعلق رکھتے ہیں ان کے علماء اور فضلاء علم رجال و حدیث میں بہت زیادہ مہارت رکھتے ہیں اور انہوں نے حوزات علمیہ میں اپنی تحقیقات اور احیاء آثار اور تخریج و تہذیب کتب رجال و حدیث میں بہت سی خدمات انجام دی ہیں۔

اس طرح قدیم ایام کی مانند جب علمی خاندانوں کو رجال بحر العلوم میں جمع کیا گیا ہے اگر اپنے برصغیر میں علم رجال و حدیث کے ماہرین خاندانوں کو جمع کیا جائے تو نہایت اہم میراث سے آشنائی حاصل ہو جائے گی۔

[ے]۔ یہ انہوں نے دلائل الامامہ کی روایت کے مشہور روایت کے بارے میں انجام دیے۔ ملحق نمبر ۔۔۔

جامعۃ الکوثر اسلام آباد

دور حاضر میں شیعہ امامیہ مکتب کا پاکستان میں نہایت بلند مرتبہ علمی مرکز جس میں مدارس دینی کی سطوح عالیہ کے علاوہ علوم قرآن و حدیث پر جامع تحقیقی کام ہوا اور بدستور اس میں شیعہ علم رجال و حدیث کی تحقیقات کو اولویت حاصل ہے۔اس میں ملک و قوم کے درجہ اول کے علماء اور فضلاء کی تحقیقی گروہ محققین کی تعلیم و تربیت میں مشغول ہیں۔ ان سب کی سرپرستی استاد العلماء و شیخ المشائخ علامہ مفسر قرآن شیخ محسن علی نجفی دام ظلہ کو حاصل ہے۔ ان کی تفسیر الکوثر اور ترجمہ قرآن کا مقدمہ اور دیگر تحقیقات میں رجالی بحثیں بھرپور انداز سے آئی ہیں۔

نیز اس علمی مرکز میں علامہ آفتاب حسین جوادی محقق معاصر کا وجود بھی علم رجال و حدیث کی تحقیقات میں عمق پیدا کرتا ہے۔

کسی دور میں اس علمی مرکز میں آیت اللہ شیخ المشائخ علامہ محمد کاظم تقدیسی کا درس حدیث دورہ حدیث کی یاد تازہ کرتا تھا، جس میں کثیر تعداد فضلاء کی اصول کافی کے باب ایمان و کفر یعنی اخلاقیات کے ابواب کا دورہ حدیث حاصل کرتے تھے، استاد کی روش یہ تھی کہ روایات کی سند کے تمام راویوں کے بارے میں بحث کرتے۔اصلی مصادر سے ان کے بارے میں بیان دیتے اپنے علمی نظریات اور مبانی کو بیان فرماتے تھے۔ پھر حدیث کے متن پر تفصیل سے بحث کرتے اور نہایت عمدہ اور علمی مطالب بیان ہوتے تھے۔ایسے دروس کا فائدہ جامع العلوم تھا کیونکہ ان میں مناظرانہ روش نہیں ہوتی تھی۔بلکہ خالص علمی بحثیں، شیعہ علوم حدیث کے ماہرین و شارحین، علماء و محدثین کے نظریات کی فراوانی تھی۔ موصوف زیادہ دیر وہاں نہیں رہے لیکن ان کی روش اور طریقہ کار باقی رہا۔ علم رجال و حدیث کے بہت سے محققین اسی مرکز سے تربیت یافتہ ہیں۔

نیز استاد تقدیسی کے درس مکاسب ورسائل اور کفایہ میں بھی جا بجا احادیث سے متعلقہ بحثوں میں رجال و حدیث فہمی کی تحقیق ہوتی تھی ، بلکہ درجہ اول کے علماء کی کتابوں کی تدریس کے وقت ان کی دلیلوں میں نقد و نظر فرماتے تھے ، حدیث کی سند کی تحقیق کے بعد ایک فارسی جملہ فرمایا کرتے تھے : بہ نظر میں رسد ؛ یعنی میرا نظریہ یہ ہے۔

اس طرح محققین میں اپنی تحقیق کا خلاصہ پیش کرنے کا رجحان ہوا ورنہ تو کسی استاد کے سامنے کوئی کہہ دے کہ میرا نظریہ یہ ہے یا مجھے اشتباہ ہوا تو استاد ناراحت ہو جاتے ہیں کہ آپ بھی مجتہد ہوگئے ، آپ بھی کچھ کہنے لگے لیکن شیخ المشائخ علامہ مفسر قرآن اور ایسی جلیل القدر اساتذہ اور محققین نے اس مرکز میں روش تحقیق کو پروان چڑھایا ہے۔ اور یہ سلسلہ جاری اور ساری ہے۔

سید المشائخ استاد علامہ عباس موسوی بھی اپنی نرالی روش تربیت میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔ محققین کے ذہن میں علمی سوالات اور جستجو کا مادہ پیدا کرنے میں مہارت تامہ رکھتے ہیں اصول الحدیث کا درس شروع فرمایا تو بہت سے محققین ہاتھ پر سرسوں جمانے کے چکر میں سوالات پیش کرتے تھے ، استاد کی روش یہ تھی کہ ان سوالات کو اہمیت دیں ان کے حل کیلئے منابع اور مصادر کتب کی رہنمائی کریں۔

انہی کی برکت سے مشرعہ بحار علمی محافل میں پیش ہوئی؛ بلکہ انہوں نے اپنا نسخہ اپنے شاگردوں کو پیش فرمایا، خداوند علامہ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

نیز اس علمی مرکز میں شیخ المشائخ کے فرزندان بھی علمی اور تحقیقی حوالے سے محققین کی پرورش میں بے نظیر ہیں ان باتوں کی تفصیل جامعہ کے متعلق مستقل تحقیقات کی متلاشی ہے۔

جامعۃ المنتظر لاہور

شیعہ قوم کی علمی دینی درسگاہ جسے اپنی قدمت اور مرکزیت کی وجہ سے شیعہ قوم میں ہمیشہ منفرد مقام حاصل رہا ہے اور اس میں علماء و مشائخ کی ایک کثیر جماعت بلند مراتب علمی تک پہنچی ہے اس میں۔

ایسے جلیل القدر اساتذہ اور علم و دانش کے بلند مرتبہ اساتذہ نے خدمات انجام دیں کہ ان مختصر سطور میں ان سب کا نام بھی جمع نہیں ہوسکتا۔ اس کی تاسیس شیخ الجامعہ علامہ اختر عباس نجفی نے فرمائی جو علوم و فنون دینی میں یکتا تھے، تحقیق و تدقیق ان کے علمی دروس، خطابات اور تحریروں میں شامل ہے۔

ان کے علاوہ نقوی خاندان کے کئی علماء و محققین نے وہاں خدمات انجام دیں اور دے رہے ہیں اور اس کا سلسلہ قائم و دائم رہے گا۔ ان میں محسن الملت علامہ سید صفدر حسین نجفی اور علامہ حافظ مفسر قرآن ریاض حسین نقوی اور دیگر علماء و مشائخ شامل ہیں۔ اسی طرح شہید غلام حسین نجفی کا نام علم رجال و حدیث کی تحقیقات میں کسی تعارف کا محتاج نہیں۔ بلکہ یہ وہ مرکزی درسگاہ ہے جس سے تربیت پانے والے علماء و مشائخ علمی مراکز نجف و قم بلکہ پوری دنیا میں اپنی علمی اور تحقیقی خدمات کی وجہ سے معروف ہیں۔

دیگر مراکز علمی اور مدارس رجالی و حدیثی

اس طرح برصغیر پاک و ہند میں بہت سے ایسے علمی مراکز اور مدارس قائم و دائم ہیں جن کی فہرست مہیا کرنے کی ضرورت ہے جنہوں نے کتب رجال و حدیث کے تراجم اور تحقیقات پیش کیں انہیں نشر عام کیا۔

مکتبہ سبطین، مصباح القرآن ٹرسٹ، افتخار بکڈپو، الکساء پبلیکیشنز، رحمت بکڈپور، جامعہ تعلیمات اسلامی، دیگر بہت سے ایسے مراکز ہیں جنہوں نے شمع علم رجال و حدیث کی فروزانی میں اپنا حصہ ڈالا ہے ان کی جامع فہرست کیلئے مزید جستجو اور تحقیق کی ضرورت ہے۔

باب ح

سید حامد حسین لکھنوی

ان کی علمی خدمات اور رجال و حدیث میں مہارت کا ثبوت ان کی علمی اور تحقیقی کتابوں میں موجود ہے ان کی عبقات الانوار شیعہ مذہب کے دفاع میں منفرد مقام رکھتی ہے۔

شیخ حسن نقوی قمی

موصوف معروف علمی شخصیت علامہ قاضی سید نیاز حسین کے فرزند ارجمند اور اپنی منفرد شخصیت کی بدولت شیخ کے عنوان سے معروف ہیں، رجال و حدیث میں ان کی ممتاز سوچ ،خاص اسلوب اور سابقہ علماء کی علمی خدمات کو زندہ کرنے کی کوششیں طویل فہرستوں میں ترتیب پاسکتی ہیں۔

حبدار نجفی

جواں سال محقق جامعہ الکوثر کے فارغ التحصیل اعلی تعلیم کیلئے مستقر ہیں، برصغیر کے علماء کی علمی خدمات کے احیاء میں کوشاں ہیں۔ ان کی کتب بنی اور رجال و حدیث کی کتب سے آشنائی اس علم میں شغف کی دلیل ہے۔

علامہ رضی جعفر نقوی

جنہوں نے خلاصہ غدیر کو بہت پہلے شائع کیا اور ان مولفین صدر اسلام اور تدوین حدیث کی کتابیں معروف ہیں ان کی علمی شخصیت، منفرد انداز بیان کسی تعارف کا محتاج نہیں ہے۔

علامہ حسین بخش جاڑا

مشہور و معروف مفسر قرآن، مجتہد اور خطیب و مدرس توانا، انہوں نے قوم شیعہ میں دینی علوم کی محققانہ کتابیں پیش کیں ان کی کتابوں میں رجال و حدیث کی تحقیقات کی فراوانی پائی جاتی ہے۔ جن سے ان کی حدیث کو پرکھنے کے اصول سمجھنے میں مدد مل ستی ہے۔

سید حسین بن غفرا ماٰب

برصغیر کے مسلّم مجتہد جن کی رجال و حدیث کی تحقیقات آج تک موجود ہیں۔

باب د

سید دلدار علی لکھنوی

اپنے دور میں مسلم مجتہد بلکہ بر صغیر میں شیعہ علمی حرکت کے روح رواں خاندان اجتہاد کے بزرگ عالم دین جن کی علمی اور اجتہادی خدمات کی طویل فہرست میں رجال و حدیث کی تحریریں بھی شامل ہیں بلکہ انہوں نے اساس الاصول میں منکرین رجال و نقد حدیث کے نظریہ کو رد کیا۔

باب ذ

سید ذیشان حیدر جوادی

اپنے دور میں کثیر التالیف علوم قرآن وحدیث میں منفرد مقام پانے والے مجتہد اور عالم با عمل ان کی کتاب علم رجال کے عنوان سے کراچی سے شائع ہوئی تھی۔

علامہ کی علمی خدمات کی فہرست طویل ہے اور ان کو شیعہ قوم میں مقبولیت حاصل ہے اس پر تفصیل لکھنے کی گنجائش باقی ہے نیز ان کی تحقیقات پر علمی کام بھی ہونا چاہیے۔

باب ر

(علامہ حافظ) ریاض حسین نقوی

پاکستان کے مرکزی اور مشہور حوزہ علمیہ جامعۃ المنتظر کے مدیر اور تمام دینی علوم و فنون میں یگانہ، علم رجال و حدیث میں مہارت رکھتے ہیں ان کی دور اندیش نگاہیں اس علم کے مستقبل کے بارے میں پر امید ہیں ان کے مختصر و جامع رجالی تبصرے سمندر کو کوزے میں بند کر دینے کے مترادف ہیں۔

باب ز

سید زائر عباس

اول الذکر سید زائر عباس جنہیں فلسفہ اور کلام کی گتھیاں سلجھانے میں مہارت حاصل ہے اور گہوارہ علم و دانش ضلع سرگودھا سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور پاکستان کے مایہ ناز مدرسہ علمیہ جامعہ مظہر الایمان کے خریج و فارغ التحصیل ہیں۔ حوزہ علمیہ قم میں عقلی موضوعات میں حد درجہ محنت کی اور بلند مقام پیدا کیا ہے۔

علمی مراکز میں تدریس اور علمی تحقیقات میں مشغول ہیں اور جدید ذرائع سے استفادہ کرتے ہوئے دین و مکتب کے دفاع اور ترجمانی میں بہترین خطاب اور بیان فرماتے ہیں۔ خداوند کریم ان کی توفیقات خیر میں اضافہ فرمائے اور قرآن وسنت کی تفسیر اور تشریح میں اسی طرح فعال اور کوشاں رہیں۔ان کی تحقیقات اور اردو زبان میں تحقیقی دروس اس لینک پر موجود ہیں: syedzair.blog.ir

باب س

سبط حسین مجتہد لکھنوی

موصوف ہات الغدیر کے مولف ہیں۔ صناع العقیان فی بحث تحریف القران میں اپنی رجالی مہارت کا ثبوت دے چکے ہیں۔

سجاد حسین بارہوی

متوفی ۱۹۲۱، شیر پنجاب سے ملقب یہ مشہور و معروف رجال و حدیث کے ماہر محقق تھے جن کی بیشتر خدمات دفاع مذہب میں صرف ہو گئیں۔

سخاوت حسین سندرالوی

حال وارد امریکہ، نشر علوم دینیہ میں کوشاں محقق مدرس، بلکہ دینی مدارس میں مروجہ نصاب کی تمام کتب کے شارح اور مترجم ہیں ان کی تحریروں کی فہرست طویل ہے اور ان کی خدمات مشہور ہیں۔

حافظ سیف اللہ مرحوم

گروہ مخالف سے آنے والے میں منفرد مقام پانے والے شیعہ قوم میں رجال و حدیث کے علوم کو رواج دینے والے اور اصلاح کیلئے کوشاں مجاہد صفت عالم کے عنوان سے مشہور ہیں ،ان کے فرزند خلیل سیفی نے ان کے علمی حالات اور کوائف کو قلمبند کیا ہے اس طرح رجال معاصر میں ان کا نام درخشان رہے گا۔

سید سفیر عباس نجفی

توانا خطیب، محقق، شیعہ رجال و حدیث میں گہری نظر رکھتے ہیں ان کی رجالی تحقیقات کا رخ دفاع مذہب کی طرف ہے اور تمام دینی علوم میں حوزہ علمیہ نجف میں کوشاں ہیں۔

ساجد رضا رانا

جامعۃ الکوثر کے رجال شیعہ میں ذوق رکھنے والے محققین میں ان کا نام مشہور ہے اعلی تعلیم حاصل فرما رہے ہیں۔

باب ش

سید شاہوار نقوی

سید جواں سال محقق اور بر صغیر علماء اعلام کی علمی خدمات کی فہرست مرتب کرنے میں ممتاز شخصیت کے مالک ہیں ان کی تحریروں میں تالیفات شیعہ بر صغیر، مولفین غدیر، مفسرین شیعہ بر صغیر وغیرہ شامل ہیں جن میں ان کی رجال معاصر پر دسترس اور مہارت آشکار ہوتی ہے۔

شاہد جمال گوپالپوری

سید علی اختر کے فرزند اور ان کے علم و فن کے وارث ان کے ترجمہ غدیر کی جلد چھ و گیارہ کو مکمل کرنے والے جواں سال محقق ہیں جنہوں نے کتاب کی تحقیق اور تخریج میں اپنی رجالی مہارت کا ثبوت پیش کر دیا ہے۔

شاہد عباس خان

متمول گھرانہ کے چشم و چراغ، قوم و ملت کی امید، حوزہ علمیہ قم میں کتابشناسی اور رجالی تحقیقات کا ذوق رکھنے ولے جواں سال محقق جن کی علمی تحقیق شیعہ علم رجال کی بنیادی کتاب رجال نجاشی کے بعض راویوں کے متعلق موجود ہے۔ خداوند کریم انہیں مزید توفیق عطا فرمائے اور اس طرح وہ فخر المحققین جھنگ کا خطاب اور شیعہ رجال و حدیث کی قابل قدر خدمات میں موفق اور موید ہوں۔

شریف حسین بھریلوی

مکتب شیعہ امامیہ میں ان کی خدمات بہت زیادہ ہیں انہوں نے حدیث شیعہ کی بہت سی کتابوں کا ترجمہ پیش کیا جن پر تحقیقی کاموں کو انجام دینے کی راہ ہموار ہو گئی۔ ان کے علمی تراجم کی فہرست طویل ہے۔

شبیہ العباس رضوی

محقق اور خطیب توانا جنہوں نے اپنی دیگر تحقیقات اور اعلی تعلیم کی مصروفیات کے علاوہ رجالی کی بنیادی چار کتابوں کا ترجمہ اور تحقیق انجام دیا اور یہ کتاب اپنی جگہ نہایت علمی اور تحقیقی نوعیت کی ہے کیونکہ اسے باقاعدہ تھیسز کے عنوان سے پیش کیا گیا اور امتیازی طور پر تکمیل کو پہنچی۔

شجر عباس قائمی

جھنگ کی مہر سیال فیملی کے چشم وچراغ، محقق اور دینی علوم میں اعلی تعلیم کیلئے نجف میں مستقر ہیں روایات تحریف پر تحقیقی کام کیا اور علم رجال کی بحثوں میں شغف رکھتے ہیں۔

سید شہباز نقوی

سید جواں انتہائی درجہ قابلیت اور صلاحیت کے مالک ہیں اپنی تحقیقات کو مدلل اور مبرہن کرنے میں مہارت رکھتے ہیں ان کی متفرق علمی موضوعات میں تحریریں استفادہ عام کیلئے موجود ہیں جن کو اگر جمع کیا جائے تو جامع کتاب بن جائے۔

سید شفاعت عباس کراچی

سید توانا خطیب اور رجال وحدیث میں تحقیق کا خاصہ ذوق رکھتے ہیں اور حوزہ علمیہ قم میں اعلی تعلیم میں مشغول ہیں۔ ان کی تحقیق کا عنوان کراچی میں مذہبی رسوم میں غلو کے مظاہر، اسباب، اور سد باب کی تجاویز تھا۔

محقق شریفی قمی

موصوف اعلی دینی تعلیم کے سلسلہ میں قم میں مستقر ہیں انہوں نے اپنے علمی تھیسز میں اصول الحدیث کے ترجمہ اور تحقیق پر کام کیا جن میں ان کی رہنمائی محقق معروف علامہ طاہری نے کی ہے وہ بھی اس علم کے ماہر ہیں۔

باب ص

علامہ سید صفدر حسین نجفی

محسن ملت شیعہ خیر البریہ کا بر حق خطاب پانے متقی اور پرہیزگار عالم دین کا نام نامی ان کی علمی اور تحقیقی خدمات کے عنوان سے معروف ہے، ان کی تحریروں میں علمی کتابوں کے تراجم اور رجال و حدیث کی تحقیقات شامل ہیں ان کی فہرست طویل ہے۔

علامہ کی قومی و علمی خدمات کے سامنے یہ چند سطور سوائے اپنی عرق ریزی کے کچھ نہیں کیونکہ ایسے جلیل القدر علماء کی خدمات پر تحقیقات ہونی چاہیے تھی مگر ابھی تک یہ کام اس حد تک انجام نہیں ہوا جتنا ہونا چاہیے تھا۔ نیز ان کی شہرت علمی بھی بیان سے بالاتر ہے۔

باب ض

ضیغم عباس حیدری

جامعۃ مظہر الایمان اور الکوثر اسلام آباد سے فراغت کے بعد حوزہ نجف میں اعلی تعلیم کیلئے مستقر ہیں، خود تحقیق و تالیف کے علاوہ رجال و حدیث کی نشر و اشاعت میں کوشاں ہیں، ان کی تنقیح المقال کے ہدیہ سے یہ علم رجال کا ثمر پھلا پھولا اور یہ صدقہ جاریہ علمی ذوق کی آبیاری کرتا رہے گا۔

باب ط

علامہ طالب حسین کرپالوی شہید

علم رجال و حدیث کی تحقیق میں منفرد مقام پانے والے مشہور و معروف عالم جنہوں نے سیرت نبی اکرم اور امام علی کے بارے میں موسوعات علمی لکھ کر شیعہ قوم و ملت کی علمی میراث میں خاطر خواہ اضافہ کیا۔ اگرچہ ان کی تحقیقات میں دفاع مذہب کا پہلو غالب رہا اور شہادت کے رتبہ پر فائز ہوئے۔ لیکن ان علوم میں ان کی مہارت کسی پر مخفی نہیں۔ اس طرح اگر وہ اپنی کتب رجال و حدیث کی شروح لکھتے تو یقینا بہت زیادہ علمی میراث پیش کرتے لیکن جیسا خدا کو منظور ہوا وہ اس دار فانی کو وداع کہہ گئے اور شیعہ علم رجال و حدیث کی تحقیق آئندہ علماء و محققین کیلئے چھوڑ دیا۔

طاہر عباس اعوان

دور حاضر کے موفق و موید محقق جنہوں نے بر صغیر کے شیعہ علماء اعلام کی علمی میراث کو زندہ کرنے میں اور کتاب شناسی اور رجال و حدیث میں اپنی مہارت کا ثبوت اپنی علمی تحریروں اور تالیفات میں دیا ہے، انہوں نے احیاء آثار بر صغیر کی بنیاد رکھ کر اپنی منفرد صلاحیتوں اور ممتاز روشوں کا ثبوت دیا ہے، وہ نہ فقط رجال و حدیث میں مہارت رکھتے ہیں بلکہ تمام دینی علوم کی علمی میراث کے وارث بھی ہیں۔

یاد رہے بر صغیر پاک و ہند میں طاہر نام کے کئی محققین اہل سنت کے علماء میں منفرد مقام حاصل کر چکے ہیں ان میں طاہر پٹنی گجراتی تو علامہ مجلسی سے بھی پہلے گزرے جن کی مجمع البحار کو علامہ نے اپنی کتاب کے مصادر میں شمار کیا اور شروح کتب حدیث میں استفادہ کیا ہے، اور

دوسرے کئی علماء معاصرین بھی اس مکتب کے محققین میں اب بھی موجود ہیں جیسا کہ طاہر القادری جو اپنے مکتب میں شیخ الحدیث اور منفرد انداز میں پوری دنیا میں قرآن و سنت کی تعلیمات کو پہنچا رہے ہیں۔ اس طرح شیعہ قوم میں طاہر اعوان صاحب نے شیعہ مکتب میں علمی میراث کا محافظ بن کر اس نام کو لاج بخشی ہے۔

طاہر رضا قاری

جامعۃ مظہر الایمان اور الکوثر اسلام آباد سے فراغت کے بعد حوزہ مشہد و قم میں مشغول ہے، شیعہ علم رجال میں بعض جہات سے کام کیا ہے اور بحث و تالیف کا شوق ہے۔

سید طیب جزائری

اپنے علمی خاندان کے وارث اور علوم رجال و حدیث میں مہارت تامہ رکھنے والے ممتاز عالم دین تھے۔ انہوں نے بحار جیسی علمی کتاب کا ترجمہ کیا اور دیگر خدمات کی فہرست طویل ہے۔

باب ظ

علامہ ظفر عباس شہانی

علامہ اپنی منفرد صلاحیتوں اور علوم آل محمد کو نشر عام کرنے میں خاص روش رکھتے ہیں انہوں نے دینی نصاب کی تمام معروف کتابوں پر اپنے لیکچرز کو شہانی نیٹ پر جمع کر دیا ہے اور بہترین استاد کا خطاب پایا ہے، ظاہر ہے کہ اعلی نصاب کی علمی کتابوں کی حدیثوں کی تحقیق میں ان کی دسترس اور مہارت کمال درجہ ہے۔

علامہ ظفر حسن امروہوی

شیعہ قوم و ملت میں علوم قرآن و حدیث کی قابل قدر خدمات انجام دینے والے ناموں میں ایک نام ان سید بزرگوار کا بھی ہے جنہوں نے اپنی دو سو علمی تحریروں میں کئی مصادر حدیث و رجال کے تراجم کو شامل کیا ہے، ان میں اصول وفروع کافی کا ترجمہ ہے اس میں جا بجا رجال و حدیث کے مفید حواشی ذکر ہیں۔

سید ظہور حسین لکھنوی

اپنے دور کے مسلم مجتہد جنہوں نے اپنی دیگر علمی خدمات کے ساتھ کافی کی علمی اور تحقیقی شرح لکھی، ان کی شرح کی دو جلدیں کتاب ایمان و کفر یعنی اخلاق سے متعلق مطبوعہ موجود ہیں۔

باب ع

سید عابد علی رضوی

موصوف اعلی تعلیم کیلئے قم میں موجود ہیں اور اپنی تحقیقی سرگرمیوں میں معروف ہیں اور تدریس و بحث میں منفرد مقام رکھتے ہیں انہوں نے علم رجال میں علمی مطالب کو ترتیب دیا ہے۔

استاد عبداللہ جروار ابوالحسن جعفری

علم و تہذیب کی قدیم وادی سندھ کے مشہور و معروف محقق کا نام شیعہ علم رجال و حدیث میں مہارت تامہ کے ساتھ درخشان ہے۔ ان کے تربیت شدہ محققین اور فضلاء اس حقیقت کے پوری طرح گواہ ہیں۔ انہوں نے مکتب اہل بیت کے دفاع میں قابل قدر خدمات انجام دیں اور ملک کے مشہور و معروف مناظرین کے ساتھ علمی بحث کر کے ان سے حرف حق کا اعتراف کرایا ہے۔ ان کی علمی بحثیں اور کتابوں کی تہہ تک جانے کی روش نہایت نرالی ہے۔ اگر ان کی رجال و حدیث شیعہ پر تحقیقی حواشی اور تحلیلیں مرتب ہو جائیں تو شیعہ رجال کا بہترین خزانہ ہاتھ آ جائے۔

علامہ سید علی اختر گوپالپوری

برصغیر پاک وہند کے ممتاز علماء اعلام میں شمار ہوتا ہے، انہوں نے اپنی دیگر علمی تحریروں کے علاوہ الغدیر جیسی عظیم رجالی کتاب کا ترجمہ بھی شامل کیا ہے۔ ان کی خدمات کی فہرست طویل ہے۔

علی جعفر کاظمی

اپنے دور میں ممتاز صلاحیتوں کی بدولت اپنے معاصرین میں مشہور ہیں علمی بحثوں میں یگانہ ہیں، مظہر والکوثر سے فراغت کے بعد حوزہ علمیہ قم میں اعلی تعلیم میں مشغول اور اپنے والد گرامی اور برادر بزرگی علمی روشوں کے وارث ہیں، اس خاندان نے علوم آل و محمد کی نشر و اشاعت میں قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔

علامہ سید عباس موسوی

سید المشائخ استاد علامہ عباس موسوی بھی اپنی نرالی روش تربیت میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔ محققین کے ذہن میں علمی سوالات اور جستجو کا مادہ پیدا کرنے میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ اصول الحدیث کا درس شروع فرمایا تو بہت سے محققین ہاتھ پر سرسوں جمانے کے چکر میں سوالات پیش کرتے تھے، استاد کی روش یہ تھی کہ ان سوالات کو اہمیت دیں۔ان کے حل کیلئے منابع اور مصادر کتب کی رہنمائی کریں۔

انہی کی برکت سے مشرعہ بحار جامعۃ کوثر میں علمی محافل میں پیش ہوئی؛ بلکہ انہوں نے اپنا نسخہ اپنے شاگردوں کو پیش فرمایا، خداوند علامہ کی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

علی سردار

محقق علم رجال، قم میں اعلی تعلیم میں مصروف ہیں، انہوں نے اپنے علمی تھیسز میں (شیعہ علم رجال میں وثاقت) کے عنوان سے تحقیقی کام کیا ہے اور ممتاز طریقہ سے اس کی تکمیل کی ہے۔

سید علی محمد نقوی

موصوف علمی مراکز سے اعلی تعلیم حاصل کرنے کے بعد بارہ کہو اسلام آباد میں مدرسہ ولایت میں تعلیم و تربیت میں مصروف ہیں، انہوں نے علم رجال میں نہایت اہم اور بنیادی کتاب لکھ

کر ۲۰۱۳ میں شائع کی۔ جس میں شیعہ علم رجال کی تعریف اور دوسرے مقدماتی بحثیں، نیز اس میں اس علم کے نہایت اہم کلیات اور بحثیں شامل کیں۔ اس کتاب میں علم رجال کے مصادر کا تعارف کرایا اور اس طرح یہ کتاب اپنے موضوع میں نہایت جامع اور کامل قرار پائی۔

سید علی نقی نقن

شیعہ علم رجال وحدیث میں معروف نام جن کی علوم دینیہ کی تحریریں اور تقریریں شیعہ مکتب کی علمی میراث میں ممتاز مقام رکھتی ہیں ان کی علمی خدمات کی فہرست طویل ہے۔

علامہ سید علی حائری لاہوری

برصغیر کے علمی اور تہذیبی مرکز لاہور میں علوم آل محمد کی تحریر و تقریر خطیر خدمات انجام دینے والے عالم دین جن کی رجالی وحدیثی کتابوں کی فہرست طویل ہے۔

علی شریعتی

جامعۃ الکوثر سے فارغ التحصیل اعلی تعلیم کیلئے قم میں کوشاں ہیں، فضل بن شاذان کے بارے میں تحقیقات کا کام شروع کر چکے تھے کہ ایک حادثہ کا شکار ہوگئے خدا انہیں سلامتی عطا فرمائے۔

باب غ

غلام حسین نجفی

علامہ شہید علم رجال و حدیث میں مہارت تامہ رکھتے تھے ، انہوں نے شیعہ مکتب کے دفاع میں بہت سی کتابیں تحریر کیں۔ جو اپنے وقت کے تقاضوں کے مطابق قدرے تند لہجہ میں تحریر ہوئیں جن میں جا بجا رجال و حدیث کی تحقیقات کی فراوانی ہے۔ ان کی تمام مکتوب میراث کو جمع کر کے موسوعہ وکیل آل محمد ﷺ کا عنوان دے دیا گیا ہے۔ جس کا امتیاز احیاء آثار بر صغیر کو حاصل ہے جس کے موسس و مدیر علامہ طاہر اعوان ہیں جنہیں علامہ شہید کی شاگردی کا شرف حاصل رہا۔

استاد غلام علی ثقلینی

جنہوں نے اپنے علاقہ سندھ میں علمی کتابخانہ کی کتب پر تحقیقی کام کیا اور راویوں کے متعلق گہری نظر رکھتے ہیں گویا شیعہ علمی میراث پر کمال دسترس حاصل کی ہے۔ انہوں نے روایات پر رجال کے حوالے سے تحقیقات لکھی ہیں۔

باب ف

فرحت عباس

جامعۃ مظہر الایمان اور الکوثر اسلام آباد سے فراغت کے بعد علم و دانش کی محافل کی زینت اور رجال و حدیث میں اپنی منفرد تحلیلوں کی بدولت معروف ہیں۔ کئی موضوعات میں تحریریں بھی لکھی ہیں جو استفادہ خاص و عام کیلئے موجود ہیں۔

فرمان علی ان کا ترجمہ قرآن مقبول و مشہور ہے ان کی شہرت تامہ علوم حدیث شیعہ پر مشہود ہے اور ان کی تحریروں پر نقد و نظر کی گنجائش موجود ہے۔

علامہ فخر الدین

علامہ موصوف مرکز علمی قم سے تعلیم یافتہ اور اعلی تعلیم مکمل کرنے کے بعد جامعۃ الکوثر کے علوم قرآن و حدیث کے روح رواں نہایت عمدہ محقق اور عالم ہیں جنہوں نے بہت سے محققین میں اس ذوق تحقیق کو اجاگر کیا، علوم قرآن میں آنے والی احادیث کی سندوں پر خصوصی توجہ دیتے ہیں۔

باب گ

سید گلاب علی شاہ

استاد العلماء کا صحیح لقب پانے والے متقی عالم دین جنہوں نے تبیان الخمس و خزینہ ایمانیہ جیسی تحریریں لکھ کر رجال و حدیث کے تحقیقی کام کو رواج بخشا، ان کے خاندان میں بڑے نام آور عالم اور محقق پیدا ہوئے، ان میں ان کے فرزند علامہ محمد تقی نقوی اور ان کے بھتیجے علامہ سید ساجد علی نقوی قائد ملت جعفریہ پاکستان شامل ہیں جو ان علوم میں مہارت رکھتے ہیں اور خود استاد العلماء کے لقب کے سے ملقب ہیں۔

مترجم کتاب رجالی علی اکبر ترابی

دور حاضر میں حوزہ علمیہ قم میں مایہ ناز محقق علم رجال کی کتاب رجال کا ترجمہ بعض اردو داں فضلاء نے کیا ہے، خدا ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔

مترجم کتاب اصحاب امام علیؑ

اس کتاب میں امام علیؑ کے اصحاب پر سیر حاصل بحث کی گئی، سید اصغیر ناظم زادہ قمی نے دو جلدوں میں تحریر فرمائی، حوزہ علمیہ قم کے علمی مرکز بوستان کتاب نے شائع کی۔ بعض اہل فضل نے اس کا اردو ترجمہ اور خلاصہ پیش کیا ہے جو اپنی جگہ قابل قدر خدمت ہے۔

علامہ محمد کاظم تقدیسی

علامہ موصوف اگرچہ افغانستان سے تعلق رکھتے ہیں لیکن ان کی علمی اور تحقیقی خدمات کا ایک سلسلہ اسلام آباد پاکستان سے مربوط ہیں انہوں نے وہاں جامعۃ الکوثر میں رجال و حدیث کی تحقیقات میں اضافہ فرمایا۔

آیت اللہ شیخ المشائخ علامہ محمد کاظم تقدیسی کا درس اہل سنت کے ہاں حدیث دورہ حدیث کی یاد تازہ کرتا تھا، جس میں کثیر تعداد فضلاء کی **اصول کافی کے** باب ایمان و کفر یعنی اخلاقیات کے ابواب کا دورہ حدیث حاصل کرتے تھے، استاد کی روش یہ تھی کہ روایات کی سند کے تمام راویوں کے بارے میں بحث کرتے۔ اصلی مصادر سے ان کے بارے میں بیان دیتے اپنے علمی نظریات اور مبانی کو بیان فرماتے تھے۔ پھر حدیث کے متن پر تفصیل سے بحث کرتے اور نہایت عمدہ اور علمی مطالب بیان ہوتے تھے۔ ایسے دروس کا فائدہ جامع العلوم تھا کیونکہ ان میں مناظرانہ روش نہیں ہوتی تھی۔ بلکہ خالص علمی بحثیں، شیعہ علوم حدیث کے ماہرین و شارحین، علماء و محدثین کے نظریات کی فراوانی تھی۔ موصوف زیادہ دیر وہاں نہیں رہے

لیکن ان کی روش اور طریقہ کار باقی رہا۔ علم رجال و حدیث کے بہت سے محققین اسی مرکز سے تربیت یافتہ ہیں۔

نیز استاد تقدیسی کے درس مکاسب و رسائل اور کفایہ میں بھی جا بجا احادیث سے متعلقہ بحثوں میں رجال و حدیث فہمی کی تحقیق ہوتی تھی، بلکہ درجہ اول کے علماء کی کتابوں کی تدریس کے وقت ان کی دلیلوں میں نقد و نظر فرماتے تھے، حدیث کی سند کی تحقیق کے بعد ایک فارسی جملہ فرمایا کرتے تھے: بہ نظر میں رسد؛ یعنی میرا نظریہ یہ ہے۔

اس طرح محققین میں اپنی تحقیق کا خلاصہ پیش کرنے کا رجحان ہوا ورنہ تو کسی استاد کے سامنے کوئی کہہ دے کہ میرا نظریہ یہ ہے یا مجھے اشتباہ ہوا تو استاد ناراحت ہو جاتے ہیں کہ آپ بھی مجتہد ہو گئے، آپ بھی کچھ کہنے لگے۔

علامہ محسن علی نجفی

استاد العلماء و شیخ المشائخ مفسر و مفکر، مربی نسل جواں، انہوں نے اپنے استاد جلیل سید خوئی کی راہ پر چلتے ہوئے قوم شیعہ کی علمی ترقی کیلئے بہترین خدمات انجام دیں، اور دینی اور دنیاوی تعلیم کے مراکز قائم کئے، ان کی فلاحی خدمات مکتب تشیع میں پوشیدہ نہیں ہیں، ابتداء سے ہی تحقیقی ذوق پایا تھا غدیر پر بہترین تحقیقات عربی زبان میں لکھیں اور رجال و حدیث کے یہ تحقیقی کام ان کے ترجمہ قرآن کے مقدمہ اور تفسیر قرآن الکوثر میں جابجا نظر آتے ہیں۔ انہوں نے تحریف قرآن کی روایات کے جھوٹے راویوں پر واضح الفاظ میں نقد کیا اور یوں اپنی تحقیقات کا عملی میدان میں نتیجہ دے دیا ہے۔

محسن علی

محقق مذکور اعلی تعلیم کیلئے قم میں مصروف ہیں اور علم و دانش مین بلند مقام حاصل کر چکے ہیں؛ جنہوں نے علم رجال میں قابل قدر خدمات انجام دیں، ان کی علمی قابلیت اور علم رجال و

حدیث میں مہارت کا ثبوت یہ ہے کہ انہوں نے حوزہ علمیہ قم میں رجال ابو عمرو کشی پر تھیسز لکھااور اس کو ممتاز طریقہ سے دفاع کیاہے۔

ڈاکٹر محسن علی نقوی کراچی

ان کا نام معروف شاعر اہل بیت محسن علی نقوی سے ملتاہے لیکن یہ سید علم و دانش کا کوہ گراں اور سید خوئی کی علمی منہج رجال کے وارث ہیں سید نے اس دور میں ایسا علمی کام شروع کیا جو صدیوں سے برصغیر پاک و ہند کے علماء اعلام نے ترک کر دیا تھا اور ایسے بنیادی کاموں کو چھوڑ کر فرعی کاموں پر اپنا وقت خرچ کر دیا، اگر آج بڑے علماء کی کتب رجال و حدیث کی شروحات اور حواشی منظر عام پر آچکے ہوتے ان کو علمی مراکز اور مدارس دینیہ کے نصاب میں شامل کیا گیا ہوتا تو یہ مناظرانہ روشیں اور کج بحثیاں ختم ہو چکی ہوتیں، مگر سید نے اس کام کی ضرورت کو احساس کرتے ہوئے جامع انداز سے شروع کیا ہے ان کی شرح کافی کی کئی جلدیں منظر عام پر آچکی ہیں ان میں رجال و شرح حدیث کے علمی موتی پرو دیئے ہیں اور انہوں نے کئی سال پہلے مصباح الشریعۃ کا ترجمہ کیا تھا جو ان کی موجودہ روش کے بالکل خلاف ہے لیکن چونکہ وہ بنیادی اور منبع کتاب پر کام تھا اس لیے اس سے تحقیق کے کئی گوشے کھلتے ہیں۔

حافظ محمد فرقان گوہر

ثانی الذکر محقق جناب حافظ محمد فرقان گوہر نے تمام دینی علوم میں نہایت محنت فرمائی ہے؛ لیکن تاریخ و رجال شیعہ میں ان کی مہارت نہایت روشن ہے۔ انہوں نے اپنے تھیسز کا موضوع: (**امام باقرؑ سے امام جوادؑ تک شیعہ فقہاء کا اجتہادی نکتہ نظر**) رکھا اور انہیں دور حاضر میں تاریخ اسلام کے ماہر محقق استاد صفری کی رہنمائی حاصل رہی، اس تحقیق کے دفاع کیلئے حوزہ کے مایہ ناز محقق ڈاکٹر سبحانی کو دعوت دی گئی۔ اور اس علمی تحقیق کو سو فیصد نمبر دیئے گئے۔ اس تحقیق سے چند تحقیقی مقالات علمی مجلات میں شائع ہو چکے۔

موصوف کو حفظ قرآن کا افتخار حاصل ہے۔ اس سے ان کی تحلیلوں میں قرآن و سنت کے شواہد جمع ہو جاتے ہیں۔ان کے والد گرامی نے اپنی زبان میں قرآن کا منظوم ترجمہ کیا ہے۔ ان سب کی برکات ان کی زندگی میں مشہود ہیں۔

علمی بحثوں میں موصوف کی روش نہایت دقیق ہے۔ بحث کرتے ہوئے تھکتے نہیں۔حوالہ جات کی تحقیق کیئے بغیر نہیں چھوڑتے۔ انہیں دلیلوں کے پرکھنے کا ملکہ کمال حاصل ہے اور شیعہ علمی میراث کے احیاء کا وسیع تجربہ رکھتے ہیں۔ حوزہ علمیہ میں علمی مراکز میں تدریس کی توفیق حاصل ہے۔

ان کی دیگر تحقیقات میں مقتل کی مشہور و معروف کتاب (**مقتل مقرم کا تحقیقی جائزہ**)، (**زرارہ بن اعین کے اجتہاد میں رائے کی حیثیت**) وغیرہ فارسی زبان میں موجود ہیں۔

محمد حسین نجفی

برصغیر پاک و ہند میں ان کی علمی خدمات کو کون نہیں جانتا۔انہوں نے تفسیر، حدیث، کلام، فقہ، کلام اور دفاع مذہب میں قابل قدر تحقیقی کتابیں لکھیں، اور آخر میں وسائل الشیعۃ جیسی جامع کتاب کا ترجمہ کر کے ان خدمات کو عروج کمال بخش دیا ہے، ان کی اصلاحی کاوشیں اور علمی خطابات بھی کسی پر ڈھکے چھپے نہیں ہیں۔

علامہ محمد شاکر امروہوی

اپنے دور میں رجال و حدیث اور تاریخ اہل بیت میں منفرد مہارت کے عنوان سے معروف ہیں ان کی کتاب مقتل میں مشہور ہے۔

علامہ محمد حیات انصاری

دور حاضر میں علم رجال و حدیث میں ید طولی رکھنے شیعہ علماء و محققین میں ایک مشہور و معروف نام جنہیں علمی مراکز کے جید رجالی محققین اس فن کا شاہسوار مانتے ہیں۔ ابھی اسلام آباد میں اپنی علمی خدمات فرما رہے ہیں انہوں نے عربی زبان میں جو علمی تحقیقات لکھی ہیں وہ

علمی مراکز کی تحقیقات میں شامل ہیں جیسا کہ مکتبہ اہل بیتؑ میں ان کی رجال وحدیث کی کتابیں موجود ہیں۔ اگرچہ ان کی بیشتر تالیف کا رخ مناظرہ اور دفاع مکتب اہل بیت ع میں ہے۔

علامہ محیی الدین کاظم

استاد العلماء و شیخ المشائخ، جنہوں نے اپنے ممتاز تعلیمی مرکز مظہر الایمان میں سینکڑوں تشنگان علم و دانش کی تربیت کی اور انہیں علمی مراکز میں بھیج کر اعلی تعلیم اور رجال و حدیث میں مہارت کی راہ ہموار کی، اپنے علمی مرکز میں بھی ان علوم کی ترویج کوشاں ہیں، کئی علمی کتابوں کے تراجم اور رجال و حدیث میں ان کی علمی تحلیلیں اور فلاحی خدمات کی فہرست طویل ہے۔

علامہ مقبول احمد دہلوی

جن کا ترجمہ اور حاشیہ قرآن مشہور ہے ان کے علمی کتب کے تراجم بھی مفید ہیں جیسے تہذیب الاسلام مگر ان پر اخباری روش کا غلبہ رہا اور انہوں نے نقد روایات کو اہمیت نہیں دی۔ان کی موجودہ میراث پر رجال وحدیث کے وسیع کام کی گنجائش موجود ہے۔

علامہ مرتضی حسین صدر الافاضل

شیعہ علم رجال و حدیث میں ممتاز مقام رکھنے والے عالم جن کی تحریروں اور علمی خدمات سے زمانہ آگاہ ہے ،انہوں نے دیگر علماء برصغیر کی علمی خدمات کی فہرستوں میں بہت کچھ رجال معاصر کی میراث کو محفوظ بنالیا ہے۔

مرکز اشاعت میراث علمی مکتب اہل بیت

دور حاضر میں اہم خدمت طول تاریخ میں شیعہ علماء اعلام کی رجال و حدیث کے متعلق علمی میراث کو ترجمہ ، تحقیق اور تنقیح کے ساتھ زندہ کرنے کی ضرورت ہے۔اس کام کیلئے دیگر علمی مراکز کی طرح اس مرکز نے بہت سی علمی کتابوں کے تراجم اور تحقیقات پیش کی ہیں :

۱. رجال ابو عمرو کشی ۷ جلد،
۲. وجیزہ رجال شیعہ علامہ مجلسی،
۳. خلاصہ رجال شیعہ علامہ حلی،
۴. شیعہ امامیہ حدیث کی تاریخ،
۵. روایات کی کتابوں کی تحقیق کے مراحل اور قواعد
۶. تسدید الآثار من بحار الانوار
۷. مقدمہ علم رجال شیعہ، ترجمہ و تحقیق مقدمہ معجم رجال سید خوئی؛
۸. فقہ رضوی کی تحقیق اور ترجمہ
۹. تصحیح اعتقادات امامیہ
۱۰. مقنعہ شیخ مفید ترجمہ و تحقیق
۱۱. تذکرہ اصول فقہ شیعہ شیخ مفید، ترجمہ و تحقیق
۱۲. انتصار سید مرتضی فقہ شیعہ میں ترجمہ و تحقیق
۱۳. معتبر اصول فقہ، محقق حلی کی کتاب سے شیعہ اصول فقہ کی تحقیق اور ترجمہ
۱۴. فوائد مدنیہ کی ترجمہ و تحقیق
۱۵. مسلمان فقہاء کے علمی نظریات، شیخ طوسی کی جامع کتاب خلاف کا ترجمہ و تحقیق
۱۶. قواعد فقہی امامیہ شہیدین اور دوسرے شیعہ علماء کی نظر میں
۱۷. امام صادقؑ کے دور شیعہ متکلمین
۱۸. امام صادق کے دور میں شیعہ فقہاء
۱۹. ائمہ کے دور میں فقہ واجتہاد کی دلیلیں
۲۰. فقہ امامیہ اور روایات عامہ تحقیق۔ اس طرح رجال و حدیث اور فقہ و اصول میں شیعہ علماء اعلام کی بیسیوں دوسری علمی تالیفات کی تحقیق ہوئی۔

محقق محمد علی مبشر

محقق موصوف قم سے اعلی تعلیم یافتہ اور شیعہ علمی میراث سے حد درجہ مانوس ہیں انہوں نے تن تنہا یہ عزم کرلیا کہ پاکستان میں ایک علمی کتابخانہ بنائیں گے، سو اس راہ میں بڑی سے بڑی قربانی دیتے چلے گئے ان کے شوق کا عجیب حال ہے۔

ان کی رجال و حدیث میں فہرستیں نہایت علمی ہیں مگر ابھی تحت تکمیل ہیں۔ بعض دوستوں نے ان کے اسی جذبہ کو دیکھتے ہوئے انہیں مرعشی دوراں کا لقب دیا۔ خداوند انہیں اپنے اس علمی اور تحقیقی کتابخانہ کی تاسیس میں کامیاب فرمائے۔

باب ن

نجف علی لغاری

شیعہ علم رجال و حدیث میں بحثیں اور تحریریں ہیں۔ان کا منفرد انداز ہے ،اعلی تعلیم کیلئے قم میں مستقر ہیں۔کتب اربعہ کی تمام روایات کو معتبر ماننے والوں کے ناقد ہیں۔

نذیر احمد چانڈیو

اعلی تعلیم کیلئے قم میں مستقر ہیں علوم آل محمد کی نشر و اشاعت میں کوشاں ہیں وادی سندھ میں بہترین طریقہ سے علوم اہل بیت کو پہنچانے کیلئے منفرد انداز رکھتے ہیں اور اپنے گروہ تحقیق کے ساتھ ملکر موفقیت کے بلند مقام کو پہنچے ہیں۔

نادر عباس نقوی

جواں سال سید محقق نے ذاتی مطالعہ اور علماء کی علمی محافل اور تحقیقات سے استفادہ کرتے ہوئے علم رجال و حدیث میں تحریر پیش کی ہے۔

علامہ نجم الحسن کراروی

اگرچہ ان کی علمی شہرت اور علمی خدمات کسی تعارف کی محتاج نہیں لیکن ان کی تاریخ و سیرت اہل بیت نیز شیعہ رجال و حدیث میں تحقیقات ان کی ان علوم میں مہارت تامہ کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ابن سبا کے جعلی کردار ہونے کا نظریہ بہت پہلے انہوں نے اپنی کتابوں میں لکھ دیا تھا۔

نعیم عباس

جواں سال محقق و رجالی ، جامعۃ الکوثر سے اعلی تعلیم کیلئے نجف تشریف لے گئے ہیں انہوں نے طبقات رجال پر تحریر پیش کی اور عملی میدان میں گروہ حق کے ساتھ کھڑے ہو کر پیش آمدہ مسائل میں تحقیقات پیش کیں اور موصوف توانا خطیب بھی ہیں۔

ندیم عباس خان

ڈاکٹر صاحب کی تحقیق اور دانش مندانہ تبصرے علمی حلقوں میں معروف ہیں ان کی رجال و حدیث میں بحثیں معروف ہیں خان صاحب کا حلقہ احباب تمام مکاتب فکر سے تعلق رکھتا ہے ان کی محافل میں شیعہ مکتب کی ترجمانی کرتے ہیں اور ان کے پی ایچ ڈی کے تھیسز کا موضوع شیعہ اصول فقہ کے قواعد تھا جسے بنظر تحسین دیکھا گیا۔

نعمت علی مولائی

کافی عرصہ سے ان کی رجال معاصر کے بارے میں تحقیقات منظر عام پر آ چکی ہیں اصلاح کیلئے خاص نکتہ نظر رکھتے ہیں انہوں نے اپنی تحقیقات میں علمی مواد جمع کرنے کیلئے مصادر کے انبار لگا دیئے ہیں۔ان کی کتابوں پر بزرگ علماء اعلام کی تقاریظ ثبت ہیں۔

علامہ سید نور اللہ شوشتری

اگرچہ علامہ مذکور ایران سے ہجرت کر کے بر صغیر پاک و ہند آئے تھے مگر ان کی علمی خدمات اسی دیار میں واقع ہوئیں۔ ان کی دفاع مذہب شیعہ میں احقاق الحق نامی کتاب معروف ہے ، انہوں نے شیعہ علم رجال و حدیث میں بہت سی کتب و رسائل تالیف کی تھیں مگر مناظرہ کی کتابیں باقی رہ گئیں اور وہ علمی کتابیں زمانہ کی قسم پرسی کی وجہ سے نابودی کا شکار ہو گئیں ، ان کی مجالس المومنین کی جلد اول میں شیعہ رجال کی بہترین مثالیں موجود ہیں۔

باب و

سید وقار حیدر نقوی

موصوف جواں سال محقق، مدقق، اور علم رجال و حدیث میں خاصی مہارت اور شغف رکھنے والے ہیں، جامعۃ مظہر الایمان اور الکوثر اسلام آباد سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد اعلی تعلیم کیلئے نجف اشرف میں مستقر ہیں، اور نئے آنے والے فضلاء کی رہنمائی بھی فرماتے ہیں اور ان کی قوم شیعہ میں تعلیم کے فروغ کیلئے کوششیں معروف ہیں اور تہذیبین کی روایات کے بارے میں رجالی بحث پر کام کر رہے ہیں۔

باب ی

علامہ سید یار شاہ نقوی مرحوم

علامہ مرحوم نہ فقط جامع العلوم الدینیہ تھے بلکہ پاکستان کی علمی تحریک اور شیعہ دینی مدارس میں شمع علم جلانے والوں میں اولین میں سے تھے۔ ان کے شاگردوں نے جگہ جگہ علمی خدمات انجام دیں۔ ان کے خاندان نے بلند علمی مراتب طے کئے۔ ان کی علمی کاوشوں کی فہرست طویل ہے جو ان کے متعلقہ تحریر شدہ تاریخوں میں مل سکتی ہے۔

مرزا یوسف حسین

جن کی کثیر تحریریں اور تفسیر قرآن وحدیث اور رجال میں تحقیقات کی فہرست طویل ہے، ان کا بعض گروہوں سے اختلاف ان کی فنی اور علمی تحقیقات کے انکار کا موجب نہیں ہونا چاہیے۔

ملحقات

ا۔ شیخ سند کا سید خوئی کی روش پر نقد اور شیخ فرقان کا تبصرہ
مکتوب تو یہ بھی ہے۔ البتہ تحقیقی نکتہ نظر ناچیز کی نظر میں علمی روش سے مربوط ہے۔
جس میں شواہد و دلائل کی حرف اول مانے جاتے ہیں۔
پھر اس میں غیر جانبداری اور دور از ادبیات مبالغہ آمیز۔۔
یہ جو شاذ ثابت کرنے کی کوشش تھی کہیں سے بھی علمی نہیں لگتی۔۔۔
اور یوں کسی نظریے کو خطرناک قرار دینا بھی علمی ادبیات سے دور ہے۔
آقای خوئی کا نظریہ تاریخ میں بہت قدمت رکھتا ہے۔
یقین نہیں آتا تو شہید ثانی کے بیٹے کی کتاب اٹھا کے دیکھ لیجیئے۔
انہوں نے سند کے اعتبار میں کیا معیار رکھا ہے۔
بہر حال ناچیز کی ناقص رائے میں بھی
اگرچہ قرائنی نظریے کی عملی کاربرد اور اس کا اعتبار سندی نظریے سے زیادہ ہو سکتا ہے۔
لیکن اس کی شرط یہ ہے کہ قرائن میں کوئی نظم و انسجام لایا جائے۔
جو ابھی تک دیکھنے کو نہیں ملا۔ جس کی وجہ سے ہر شخص اپنے پتے کی بات نکالنے میں کامیاب ہو گیا ہے۔
سندی نظریے کی اگر کوئی کامیابی ہے تو وہ یہی کہ اس میں نظم بخشی ہے۔
روش مندی ہے۔ اپنی ذاتی رائے کم ٹھونسی جاسکتی ہے۔

۲۔ سید جعفر کا علامہ مجلسی کی روش پر تبصرہ

باقر مجلسی رح ایک تعبیر استعمال فرماتے ہیں۔ معتبر۔
اس تعبیر کو مکتب اھلبیت میں کس معیار پر پرکھا جا سکتا ہے ؟
یعنی معبتر سے مراد کیا سند کا قابل اعتماد ہونا ہے ؟
یا معتبر سے مراد متن کا مقبول ہونا ہے۔
علامہ مجلسی رح اپنی کتب مثل جلاء العیون میں بہت سی کمزور الاسناد و مضطرب متن والی روایات کو معتبر قرار دیتے ہیں۔۔۔
کیا اس بات سہل انگیزی پر محمول کیا جائیگا ؟ یا ان کے نزدیک کوئی ایسا اصول ہے۔ جسکی بناپر کمزور سند و متن والی روایت بھی معتبر قرار پا سکتی ہے ؟ جاری ہے۔
یہ سوال علامہ کی علمی روش سے متعلق ہے اس پر حوزہ علمیہ قم میں مستقل تحقیقات آچکی ہیں جن کو تفصیل سے بیان کرنے کی ضرورت ہے نیز ان کی وجیزہ اور شرح کافی وغیرہ سے بھی اس کو سمجھنے میں مدد مل سکتی ہے۔

۳۔ محمد بن علی ماجیلویہ کے متعلق بحث[۸]

جناب عالی محترم و مکرم شخصیت آپ نے مجھے مخاطب فرمایا۔ اس لیے یہ وضاحت ضروری سمجھی ہے کہ اس گروپ کا مقصد جلیل القدر مشایخ و علما سے استفادہ کرنا تھا اور جن افراد کو اتنے عرصے میں، میں جانتا تھا اور ان کے نمبر میرے پاس تھے ان سے استفادہ کیلئے انہیں زحمت دی ہے، سوا تنے بڑے القاب کی ضرورت نہیں۔
دوسری بات یہ کہ اس گروپ میں جتنے ماہرین رجال و حدیث موجود ہیں۔ان کا تعارف میں گروپ میں کروا دوں تو بڑی بات ہے تا کہ ان کی تحقیقات سے مزید اچھا استفادہ ہو سکے۔

---

[۸]۔ محترم کرم اللہ ثقلینی قرآن و حدیث معصومین کے گہرے مطالعات اور علمی بحثوں کا ذوق رکھنے والے شخص ہیں ان کے سوالات نہایت دقیق ہوتے ہیں ان میں سے ایک سوال ان کا یہ بھی ہے۔

ان میں **استاد غلام علی** صاحب اور دوسرے آپ کے احباب بھی شامل ہیں امید ہے کہ علمی بحثوں میں وقت دیں گے۔

جہاں تک اس راوی محمد بن علی ماجیلویہ کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں شیعہ علما رجال میں قدرے اختلاف پایا گیا ہے؛ کیونکہ قدیم ماہرین رجال نے اس کی توثیق خاص نہیں فرمائی۔ لیکن شیخ صدوق نے ان سے بہت زیادہ روایات نقل کی ہیں اور بکثرت ان کے نام کے ساتھ رحمت و رضوان خدا کی دعا کی ہے۔ اس سے ایک قانون رجال میں جو نظریہ رکھا جائے گا اس کے مطابق روایات کی حجیت سندی کا حکم لگایا جائے گا۔

کیا کثرت ترحم اور ترضی شیخ صدوق جیسے علما و محدثین کی طرف سے راوی کی صداقت اور حسن حال کا سبب ہے یا نہیں؟

سید خوئی اور دوسرے محققین اس کو مانتے ہیں؛ لیکن سید نے خود اپنی بحثوں میں اس کو ثقہ اور معتمد نہیں مانا اس وقت وہ اس کے بارے میں اس قانون پر بحث کرتے تھے؛ کیونکہ یہ راوی شیخ صدوق کے مشائخ اور اساتذہ میں سے تھا۔

کیا کسی راوی کا کسی عالم اور محدث کا شیخ ہونا اس کی وثاقت کیلئے کافی ہے یا نہیں؟ تو سید خوئی اس کو وثاقت کیلئے کافی نہیں مانتے تھے اس لیے اس کی روایات کو حجت نہیں مانا۔ پس اگر اس کی توثیق خاص مراد ہو تو وہ موجود نہیں ہے لیکن اگر علم رجال کی قواعد اور کلیات کے تحت اس کے بارے میں بحث ہو تو اس میں اختلاف ہے جو علماء کثرت ترحم کو علامت صداقت سمجھتے ہیں وہ اسے معتمد سمجھتے ہیں اور جو اس کو کافی نہیں سمجھتے وہ اسے مجہول مانتے ہیں اور اس طرح علمی بحثوں میں اختلاف ہونا ممکن ہے۔

۴۔ مروزی کے متعلق سید خوئی کی تعبیر پر تبصرہ

جناب عالی شیخ نجفی[۹] صاحب آپ جیسے صاحب علم و دانش کو اس محفل میں افادہ کی غرض سے دعوت دی گئی ہے سو جتنا مناسب سمجھیں اور وقت اجازت دے افادہ فرمائیں گے۔

جہاں تک اس راوی کے بارے میں بحث سید کی بحث کا تعلق ہے تو اس کے بارے میں کئی جہات سے غور کیا جا سکتا ہے:

اول تو مروزی نام کے کئی راوی موجود ہیں اس لیے صحیحہ اور موثقہ کی تعبیر اگر علیحدہ روایات اور راویوں کے بارے میں ہو تو اس جہت سے ہو سکتی ہے۔

اور اگر ایک راوی مراد ہو جیسا کہ مورد بحث میں ایسا معلوم ہوتا ہے سید کی مراد سلیمان بن حفص مروزی ہے تو ایک راوی کی روایات کو بھی اسی طرح سندوں کے اختلاف کی وجہ سے موثقہ اور صحیح سے تعبیر کیا جا سکتا ہے کیونکہ خود اگر وہ راوی ثقہ اور عادل ہو تو بھی باقی سند میں اگر غیر امامی ہو تو سند موثق ہوگی اور اگر تمام راوی ثقہ عادل امامی ہو تو صحیح ہوگی یہ تو تب ہے جب اس کی مختلف روایات فرض ہوں۔

اور اگر اس کی ایک ہی روایت کے بارے میں سید نے موثقہ اور صحیحہ کی تعبیر ذکر کی ہو تو اس کی یہ جہت ہو سکتی ہے کہ ایک مرتبہ مشہور کے تعبیر سے استفادہ کیا ہو اور بحث کے بعد جو اپنا نتیجہ ہو اسے بعد والی بحث میں پیش کیا ہو اور اس مورد میں یہی صورت حال ہے؛ کیونکہ سید نے پہلے مشہور تعبیر کے بعد اس کی وثاقت میں مناقشہ اور اعتراض کیا ہے؛

کیونکہ اس کی توثیق خاص موجود نہیں مگر بعد میں اپنے خاص نظریہ کی بناء پر کہ کامل الزیارت میں آنے والے تمام راویوں کی توثیق ہو چکی ہے اس کا نام اس کتاب میں ہونے کی وجہ سے اس کو ثقہ قرار دیا۔

---

[۹]۔ محترم شجر عباس قائمی جوان سال محقق اور نجفی فضلاء میں شامل ہیں۔ جامعۃ مظہر الایمان اور الکوثر اسلام کے فارغ التحصیل اور فقہ و اصول اور علوم قرآن وحدیث میں کافی کاوش کر چکے ہیں اور حوزہ علمیہ میں بحثوں میں مشغول ہیں۔

لیکن یہ نظریہ صحیح نہیں اور خود سید بھی بعد میں اس کو نہیں مانتے تھے پس یہ وجوہات ممکن ہے۔ سلامت رہیں

۵۔ محمد بن ہارون بن موسی تلعکبری کی بحث

ہارون بن موسی تلعکبری شیعہ امامیہ کے جلیل القدر علماء اور ثقہ و معتمد راویوں میں سے ہیں۔ ان کی توثیق شیعہ علم رجال کے قدیم اور متاخر تمام علماء اعلام نے کی ہے جیسا کہ شیخ طوسی، نجاشی، علامہ حلی، ابن داود حلی، اور بعد کے تمام علماء رجال کی کتب سے ظاہر ہے۔

س: لیکن ان کے فرزند کی توثیق مطلوب ہے۔ محمد بن ہارون۔۔

ج: اس بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ اس کی توثیق خاص تو نہیں کی گئی لیکن اسے نجاشی کے مشائخ میں شمار کیا گیا ہے اور کتاب رجال نجاشی کی بعض تعبیروں سے سید خوئی اور دوسرے اہل رجال نے استدلال کیا ہے کہ ان کے مشائخ ثقہ اور معتمد تھے۔اس طرح یہ ان موارد میں سے ہے کہ جن کے بارے میں بحث اور تحقیق سے اور اس علم میں علمی مبانی اور نظریات کی بنیاد پر حکم لگایا جائے گا جو افراد علم رجال میں اس بحث کو حل نہیں کرتے اور مشائخ نجاشی کے بارے میں توثیق کے قائل نہیں ہوتے وہ اس کو مجہول قرار دیتے ہیں اور جو اہل علم مشائخ نجاشی کی توثیق اور صداقت کے قائل ہوتے ہیں وہ اسے ثقہ اور معتمد سمجھتے ہیں۔یہی علمی اختلاف کئی موارد میں احادیث کی توثیق اور تضعیف میں بھی اثر انداز ہو گا۔

دلائل الامامہ کی روایت کی سند

جہاں تک اس سند [حدیث دلائل الامامہ] کا تعلق ہے تو اس میں اس راوی کے علاوہ کئی پیچیدگیاں موجود ہیں کیونکہ جسے عبداللہ بن سنان کے طور پر ذکر کیا ہے اس کا طبقہ اس مقام پر نہیں ہے اور اس کے بارے میں بھی خود محقق نے حاشیہ میں وضاحت کی ہے

س: المفید من معجم الرجال میں شیخ الجواھری نے انھیں مجہول قرار دیا۔

اسکا مطلب ہے کہ آیت اللہ خوئی کے نزدیک بھی امام نجاشی کے مشائخ کے ثقہ ہونے پر اعتماد نہیں ہے۔

لیکن عبد اللہ بن سنان کی روایت ابن مسکان سے غالبا معجم الرجال الحدیث میں مزکور ہے۔۔ اسطرح اس تسلسل کو قبول تو کیا جا سکتا ہے ؟

ج: جی، اس راوی کے بارے میں یہ پیچیدگی پائی جاتی ہے جسے سید کے مبانی پر حل کیا جا سکتا ہے جیسا کہ اوپر والے مصدر میں یہی سوال کیا گیا اس کا جواب یہ دیا گیا کہ اس مورد میں ممکن ہے تلخیص گزار سے شبہ ہوا ہے

اس طرح سید نے ہر راوی کے ذیل میں اس سے روایت کرنے والوں اور جن سے اس نے روایت کی ان کو روایت کی کتابوں سے جمع کیا ہے ان میں مزید دقت کی ضرورت ہے آیا اس طرح دوسرے موارد میں ایک طبقہ کے راوی ایک جگہ جمع ہو جاتے ہیں اور پھر یہ روایت دیگر مصادر میں بھی نہیں اسی کتاب کے منفردات میں ہے۔

ضعیف روایات سے استشھاد کا جواز

س: ضعیف اسناد کے ساتھ ہی سہی، لیکن اس قسم کی روایات کچھ مقدار میں مل تو جاتی ہیں۔۔ تو کیا شواھد میں اس متن کو تقویت نہیں پہنچتی۔ جسے اھلسنت میں حسن لغیرہ اور تشیع میں معتبر کہا جا سکتا ہو ؟

ج: جی محترم سید کریم بالکل کسی حدیث کے بارے میں حجیت اور اعتبار کا فیصلہ کرنے کیلئے دوسرے کئی مراحل کی ضرورت ہوتی ہے جب اس کے بارے میں دوسری اسناد اور مصادر سے شواہد مل جائیں تو اس سے تائید حاصل کی جاسکتی ہے اور اس طرح شیعہ امامیہ علماء کے ہاں بھی قوی اور کالصحیح کی اصطلاحات موجود ہیں جن کے نمونے علامہ مجلسی اور ان کے والد گرامی کی شروح کتب اربعہ میں پایا جاتا ہے۔

نہج البلاغہ کی اسناد

س: جیسے نہج البلاغہ ۔۔ اگر ہم دقعت نظر سے اسکی اسناد پر بحث کریں تو نہج البلاغہ کا ایک حصہ صحیح الاسناد ثابت نہیں ہو پائیگا۔ لیکن شواھد کی بنا پر مقبول ہے۔

ج: ظاہر ہے کہ نہج البلاغہ مضمون اور معنی کے لحاظ سے عالی اور متعالی مرتبے پر فائز ہے جس کا اعتراف نہ فقط شیعہ علماء اور اہل سنت کے محدثین نے کیا بلکہ غیر مسلم بھی اس کی بلاغت اور بلند معانی کے معترف ہوئے ہیں۔

جہاں تک اس کی سند کا تعلق ہے تو یہ کتاب پانچوں صدی میں تالیف ہوئی اور سید رضی نے اسے سابقہ کتب حدیث سے جمع کیا ہے اگرچہ انہوں نے اختصار کی خاطر اسناد کو حذف کیا ہے لیکن اس کا معنی یہ نہیں ہے کہ اس کی سندوں کی بحث نہیں ہو گی بلکہ دور حاضر میں بہت سے محققین نے اس کی اسناد پر مستقل کتب اور رسائل تالیف فرمائے ہیں اور اس کے خطبات و خطوط اور کلمات حکمت کو اصلی مصادر سے جمع کیا ہے۔

ان میں خطیب کی مصادر نہج البلاغہ ، محمودی کی مستدرکات نہج البلاغہ اور دویگر بہت سی کتب ہیں بہر حال سندوں کی تحقیق سے احادیث کی اصالت کی پرکھ ہوتی ہے اور یہ تحقیق حدیث کا پہلا مرحلہ ہے ایک دو...

س: جی بیشک اسناد تو لکھی گئی لیکن اگر دقعت نظر سے ان راویان پر بحث کریں سندا بہت کچھ ثابت نہیں ہو پائیگا۔۔

لیکن متن مقبول ہے۔اپنے دیگر شواھد کی بناپر۔۔

مثلاً آیت اللہ آصف محسنی نے خطبہ شقشقیہ کی اسناد لکھی لیکن صحیح کسی کو قرار نہیں دیا۔۔ جب میں مکمل بات اسنادا صیح ثابت ہو سکے۔۔ بس خارجی دلائل سے خطبے کو قبول کیا۔۔

ایک سند جو مفصل خطبے پر مبنی ہے وہ عکرمہ سے ہے۔۔ باقی اسناد میں بھی سقم ہے اور مضمون مکمل نہیں۔

خطبہ فدک کی اسناد

خطبہ فدک جسے آیت اللہ محسنی صاحب نے بھی مسلمات میں شمار کیا۔

لیکن اسکی کوئی ایسی سند میری نظر سے نہیں گزری۔۔ جو تمام ثقہ راویان کی حامل ہو۔ اور متصل ہو۔

کچھ نہ کچھ سقم باقی رہ جاتا ہے ہر سند میں۔۔

اگر آپ کے پاس خطبہ فدک کی ایسی سند ہو جو بالکل صحیح ہو تو مجھے درکار ہے۔۔ کیونکہ میں اسی پر کام کر رہا ہوں۔

ج: جزاک اللہ سیدنا آپ نے شیعہ علم حدیث کی کتب میں بہت زیادہ پریکٹیکل کام کیا ہے اور اس میں عملی میدان میں پیش آنے والی مشکلات اور پیشرفتہ مسائل کو ذکر فرمایا ہے اس کے حل کیلئے علماء نے کافی کوششیں کیں اور تحقیقات کی ہیں۔

جہاں تک علامہ آصف محسنی کا تعلق ہے تو انہوں نے مشرعہ اور تحقیق اسناد جامع احادیث شیعہ میں ہر حدیث کے ساتھ لکھی ہوئی سند کے راویوں کی تحقیق کر کے اس کا نتیجہ بیان کیا ہے اور جا بجا اپنی تحقیقات میں اس امر کا اعلان کیا ہے کہ اس سے اس حدیث کی موجودہ سند ضعیف یا غیر معتبر ہونے سے اس کا غیر معتبر ہونا لازم نہیں آتا بلکہ جیسا آپ نے فرمایا اس کے بارے میں دیگر مصادر اور اسناد کی تحقیق کرنے کی ضرورت ہوگی یا پھر اسی کتاب میں موجود اسناد کے اشتراک اور مجموعہ سے بھی نتیجہ بدل جائے گا یہی وجہ ہے کہ جب انہیں مشرعہ کی تفصیل معتبر بحار الانوار کے بارے میں علم ہو...

جی محترم جہاں تک خطبہ فدک کی سندوں کا تعلق ہے تو آپ نے اس کے بارے میں کام کیا ہے ان کے نتائج کو دوسرے محققین کی تحقیقات کے ساتھ مقایسہ فرمائیں اور احادیث کے

اعتبار کے قواعد پر پرکھیں تو ضرور بہتر نتیجہ حاصل ہوگا ہمارے استاد[۱۰] نے اس کی آٹھ سندیں بیان کیں **جن سے مجموعا صحت کا حکم لگانا قریب حقیقت ہے۔**

س: جی بیشک۔اسی لیئے حب اللہ صاحب نے المعتبر من بحار الانوار کی آیت اللہ محسنی صاحب کی صحیح قرار دی گئی روایات کو حاشیہ میں ضعیف کہاہے۔کیونکہ وہ سند ضعیف تھی۔جبکہ محسنی صاحب نے شواھد پر صحیح قرار دیا تھا۔۔

کیااسکی کوئی ایک سند ایسی ہے جو بالکل صحیح ہو۔صحیح لذاتہ ہو۔؟

---

[۱۰]۔اس سے مراد خلخالی مشہدی ہیں جن کی غدیر پر کتاب تھی۔نیز استاد محترم شیخ المشائخ علامہ مفسر قرآن الشیخ محسن علی نے خطبہ فدک کا ترجمہ اردو فرمایااور اس کا مقدمہ علامہ رجالی معروف آفتاب جوادی نے تحریر فرمایااس میں بھی اسناد کی تحقیق ہے۔

مصادر و منابع

تذکرہ علماء امامیہ پاکستان، سید حسین عارف نقوی، فارسی ڈاکٹر محمد ہاشم، استان قدس رضوی مشہد ۱۳۷۰م۔ اردو: مرکو تحقیقات فارسی ایران و پاک۔اسلام آباد ۱۹۸۴۔
تاریخ مشاہیر علمای ہند، سید علی نقی لکھنوی۔
تالیفات شیعہ بر صغیر ۱۲۵۰۰۔علامہ سید شاہوار نقوی۔
تاریخ حدیث، اردو جامعۃالمصطفیٰ العالمیہ، اوپن یونیورسٹی قم۔
تاریخ حدیث شیعہ، دار الحدیث قم۔
خلاصہ رجال شیعہ۔علامہ حلی، ترجمہ و تحقیق مرکز اشاعت میراث علمی مکتب اہل بیت ع۔
رجال ابو عمرو کشی، ترجمہ و تحقیق مرکز اشاعت میراث علمی مکتب اہل بیت ع۔
شرح اصول کافی، ڈاکٹر محسن علی نقوی، کراچی۔
علماء شیعہ پاکستان۔ حسین عارف۔
منابع رجال شیعہ۔ رسول طلائیان، دار الحدیث قم۔
مطلع الانوار سید مرتضی حسین فاضل۔
مدارس شیعہ پاکستان، ثقلین کاظمی اسلام آباد۔
مولفین غدیر؛علامہ سید شاہوار نقوی۔